ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور
44
www.tanzeem.org
4تا10ربیع الاوّل1440ھ/13تا19نومبر2018ء

اس شمارے میں

فریضۂ دعوت

آنحضورﷺ کا مقام و مرتبہ

مطالعۂ کلام اقبال (94)

توہین رسالت کیس کا فیصلہ اور احتجاج

عقل تمام بولہب

تنظیم اسلامی کی
''ریاست مدینہ مہم''

امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور اخلاص

جو شخص امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فرض انجام دے، اسے اس حقیقت کو نہیں بھولنا چاہیے کہ وہ ایک ایسا کام کر رہا ہے جس کے لیے اللہ کے پیغمبروں کی بعثت ہوئی تھی اور جسے محمدﷺ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے انجام دیا تھا۔ اس لیے اگر اس کے اندر پیغمبروں اور ان کے ساتھیوں کے اخلاص کی معمولی سی جھلک بھی نہیں ہے تو وہ کسی طرح ان کا جانشین نہیں ہوسکتا۔ اخلاص کے بغیر جو شخص امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فرض انجام دیتا ہے گو بظاہر وہ پیغمبرانہ کام انجام دیتا ہے لیکن یہ کام اس روح سے خالی ہے جو پیغمبروں کے کام میں ہوتی ہے۔ نظام الدین نیشاپوری امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے بعض حدود و آداب بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

[کل ذلک ایمانا و احتسابا لاسمعة ولا رياء ولا لغرض من الاغراض النفسانية و الجسمانية و ذلك ان هذه الدعوة منصب النبیؐ و خلفاء الراشدین بعده]

یعنی ''یہ سب کچھ ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے ہو، نہ یہ کہ شہرت اور ریا اور نفس و جسم کی کسی غرض کی تکمیل کے لیے۔ اس لیے کہ یہ دعوت نبیﷺ اور آپؐ کے بعد خلفائے راشدینؓ کا منصب ہے۔''

سید جلال الدین عمری

الھدیٰ (828)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

دنیا کا پورا نظام اور انسانی زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے

سُورۃُ الْاَنْبِیَاء | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آیات: 33 تا 35

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾

آیت ۳۳ ﴿وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ﴾ ’’اور وہی ہے جس نے پیدا کیا رات‘ دن‘ سورج اور چاند کو۔‘‘

﴿كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾﴾ ’’یہ سب کے سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔‘‘

آیت ۳۴ ﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ﴾ ’’اور (اے نبی ﷺ!) آپ سے پہلے ہم نے کسی انسان کے لیے دوام نہیں رکھا۔‘‘

﴿اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾﴾ ’’تو اگر آپ فوت ہو گئے تو یہ لوگ کیا ہمیشہ رہیں گے؟‘‘

آپ ﷺ کے یہ مخالفین ابوجہل‘ ابولہب وغیرہ ہمیشہ کی زندگیاں لے کر تو نہیں آئے۔ ان سب کو ایک دن مرنا ہے اور ہمارے سامنے پیش ہونا ہے۔

آیت ۳۵ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ﴾ ’’ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔‘‘

﴿وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ﴾ ’’اور ہم آزماتے رہتے ہیں تم لوگوں کو شر اور خیر کے ذریعے سے۔‘‘

اس دنیا میں تمہاری آزمائش کے لیے تم لوگوں کو ہم مختلف قسم کی کیفیات سے دوچار کرتے رہتے ہیں۔ خیر و شر اور خوشی و غم کے بارے میں تم لوگوں کے اپنے پیمانے اور اپنے معیارات ہیں اور اسی مناسبت سے ان کیفیات کے بارے میں تمہارے منفی یا مثبت تاثرات ہوتے ہیں‘ مگر ضروری نہیں کہ حقیقت بھی تمہارے ہی تاثرات کے مطابق ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم لوگ جسے شر سمجھتے ہو وہ حقیقت میں خیر ہو اور جو چیز تمہارے نقطۂ نظر سے خیر ہے وہ اصل میں شر ہو — سورۃ البقرۃ میں فرمایا گیا: ﴿وَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾﴾ ’’اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی شے کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو درآنحالیکہ وہی تمہارے لیے بری ہو۔ اور اللہ جانتا ہے‘ تم نہیں جانتے‘‘ — بہرحال دنیا میں پیش آنے والے اچھے برے یہ حالات تمہاری آزمائش کے لیے ہیں۔

﴿وَاِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾﴾ ’’اور تم سب لوگ ہماری ہی طرف لوٹا دیے جاؤ گے۔‘‘

فرمان نبویؐ

انجام کی فکر اور آگاہی کا نتیجہ

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَكَیْتُمْ كَثِیْرًا)) (رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر تم ان باتوں کو جان لو جو مجھے معلوم ہیں تو بہت تھوڑا ہنسو اور کثرت سے روتے رہو۔‘‘

تشریح: انسان کی ظاہر بین آنکھ ان حقائق کا ادراک نہیں کر سکتی جن کا تعلق اعمال کی جزا اور سزا سے ہے اور وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ موت کی سختی کیسی ہے، برزخ میں کیا صورتِ حال پیش آئے گی اور قیامت کے دن کن مصائب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ان سب چیزوں کو میں تو اچھی طرح جانتا ہوں لیکن تم نہیں جانتے۔ اگر میری طرح تمہیں بھی ان حقائق کا علم ہوتا تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت کثرت سے روتے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ خدا کی نافرمانی اور گناہوں کی سزا کا اگر ہمیں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ ہو تو غم کے مارے چہروں پر اُداسی چھا جائے۔ ہولناک مستقبل کے خوف سے ہنسی کہاں سے آئے گی؟

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

تاخلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

4 تا 10 ربیع الاوّل 1440ھ جلد 27
13 تا 19 نومبر 2018ء شمارہ 44

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 79-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا------------------(2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ

ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فریضۂ دعوت

جماعت کی تعریف شاید اس سے بہتر ممکن نہ ہو کہ یکساں ہدف رکھنے والے ہم مقصد افراد کا ایسا گروہ جو کسی ایک نظم سے منسلک ہو۔ یہ نظم جماعت کے دستور کے تحت قائم ہوتا ہے، اور تمام وابستگانِ جماعت اپنی ذمہ داری اس دستور کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ وہ دستور ہی کے حوالے سے نظمِ بالا کو جوابدہ ہوتے ہیں اور اُن سب کی اصل وفاداری جماعت کے دستور کے ساتھ ہوتی ہے۔ جماعت کا سربراہ بھی دستور کا پابند ہوتا ہے۔ آج کے دور میں دنیا بھر میں جماعت سازی کا یہی چلن ہے۔ آج دنیا میں حصول قوت واقتدار کے لیے سیاسی داؤ پیچ جو حیثیت اختیار کر گئے ہیں اُن کی بنا پر بھی ایک کامیاب سیاست دان بننے کے لیے کسی باقاعدہ سیاسی جماعت سے منسلک ہونا ناگزیر ہے۔ دنیا کے اکثریتی حصہ میں چونکہ سیکولرازم ایک نظام کی حیثیت سے تسلط حاصل کر چکا ہے، اس ماحول اور پس منظر میں مذہب اور ریاست بہتے دریا کے دو کناروں کی طرح ہیں، جو کبھی مل نہ سکیں گے۔ لہٰذا آج کسی سیاسی کارکن کے دو ہی بڑے مقاصد ہو سکتے ہیں: اولاً ملک وقوم کی خدمت کی جائے اور اس کی تعمیر وترقی میں حصہ ڈالا جائے۔ دوسرا اقتدار یا سیاسی قوت کے بل بوتے پر ذاتی مفادات کی تکمیل کی جائے۔

سیاسی جماعتوں کے وجود کے حوالہ سے برصغیر یورپ سے بہت پیچھے ہے۔ یہاں مغل حکمرانوں کا خاتمہ ہوا تو سات سمندر پار سے گورے آ گئے۔ 1857ء تک اہل ہندوستان آزادی حاصل کرنے کے لیے عسکری جدوجہد کرتے رہے، لیکن باہمی چپقلش کی وجہ سے ناکام ہو گئے۔ بعد ازاں مسلمانوں میں سے روایتی مذہبی طبقہ اصحاب کہف کی سنت کو اپناتے ہوئے خانقاہوں اور مدارس میں گوشہ نشین ہو گئے لیکن ہندو اور عام مسلمان نے آزادی کے لیے سیاسی راستہ اختیار کیا۔ 1885ء میں ہندوؤں نے کانگرس کے نام سے سیاسی جماعت بنائی اور 1906ء میں مسلمانوں نے مسلم لیگ کے نام سے سیاسی جدوجہد کے لیے جماعت تشکیل دی۔ کانگرس اور مسلم لیگ دونوں کی تاریخ کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ دونوں کا مطمحِ نظر انگریز سے آزادی کا حصول تھا، لیکن مسلم لیگ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے ساتھ ہندوستان کو تقسیم کر کے مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن حاصل کرنے کی جدوجہد بھی کرتی رہی، جس سے کانگرس اور مسلم لیگ میں واضح اختلاف سامنے آ گیا۔ کانگرس صرف یہ چاہتی تھی کہ انگریز ہندوستان سے رخصت ہو جائے اور انگریز نے ہندوستان سے اپنی رخصتی کو اصولی طور پر قبول بھی کر لیا تھا۔ لہٰذا اختلاف صرف وقت اور رخصتی کے انداز کا تھا۔ جبکہ مسلم لیگ ہندوستان کی تقسیم کی خواہش مند تھی۔ یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ ہندوؤں کو کانگرس کو ایک سیاسی جماعت کی حیثیت سے مضبوط بنیادیں فراہم کرنے اور تنظیم سازی کے لیے مناسب وقت مل گیا۔ جب کہ مسلم لیگ کو پاکستان بنانے کے لیے ایک زوردار تحریک چلانا پڑی، لہٰذا تنظیم سازی کا نہ وقت تھا نہ موقع۔ حقیقت یہ ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں نے چونکہ مذہب کی بنیاد پر

الگ وطن کا مطالبہ کیا تھا، لوگوں کو پاکستان کا مطلب لا الٰہ الا اللہ بتایا گیا تھا، لہٰذا اس تحریک کو مذہبی جذبات کی بنیاد پر ہی آگے بڑھایا گیا۔

ہم قارئین خصوصاً تنظیم اسلامی کے رفقاء کی خدمت میں اصلاً یہ عرض کرنا چاہ رہے ہیں کہ پاکستان کی گھٹی میں جذباتیت ہے۔ اس کی تعمیراتی فزیالوجی میں جذباتیت ہے۔ لہٰذا قیام پاکستان کے بعد جتنی بھی نئی سیاسی اور مذہبی جماعتیں قائم ہوئیں، اُن میں لیڈر حضرات نے جذبات کو فوکس کیا مثلاً مذہبی جماعتوں نے اپنے اپنے مسلک کی دہائی دی، مسلکی جذبات کو بھڑکایا اور مسلک کی بنیاد پر الگ جماعت بنالی۔ جیسے جمعیت علمائے اسلام، جمعیت علمائے پاکستان، جمعیت اہل حدیث، اہل تشیع کی جماعت تحریک جعفریہ وغیرہ۔ سیاسی جماعتوں نے جو حقیقت میں سب سیکولر جماعتیں ہیں، انسانی بنیادی ضروریات کی تکمیل کا لالچ دیا۔ مثلاً کسی نے روٹی، کپڑا اور مکان کا نعرہ بلند کر کے اور کسی نے لسانی اور علاقائی تعصب کو ہوا دے کر جذبات کو بھڑکایا اور ہم زبانوں یا علاقہ پرستوں (جنہیں قوم پرست کہا جاتا ہے) کو اپنے گرد اکٹھا کر کے جماعت بنالی۔ گویا صورت حال یہ بنی کہ سندھ کے کراچی اور حیدر آباد جیسے بڑے شہروں میں آسانی سے لسانی بنیادوں پر جماعت بن گئی۔ اسی طرح مذہبی جماعتوں میں شیعہ حضرات کو تحریک نفاذ جعفریہ کی اور اہل حدیث حضرات کو جمعیت اہل حدیث کی دعوت دینا اور دعوت قبول کرنا کتنا آسان ہے۔ ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان میں کسی بھی نوع کی عصبیت کی پکار لگا کر جماعت بنانا بھی آسان، چلانا اور قائم رکھنا بھی آسان ہے۔

تنظیم اسلامی کے رفقاء سے ہمارا ''ٹریلین'' ڈالر کا سوال یہ ہے کہ وہ کس عصبیت کی صدا لگائیں گے؟ وہ کس طرح کے جذبات کو مہمیز لگائیں گے؟ ہم نے جو آغاز میں جماعت کی تعریف بیان کرنے کی کوشش کی ہے اس میں صرف پہلے جملے کا ابتدائی جُز تنظیم اسلامی پر صادق آتا ہے۔ یعنی یکساں ہدف رکھنے والے ہم مقصد افراد جو ایک نظم سے منسلک ہیں۔ اس کے بعد پاکستان کی تمام دوسری سیاسی اور مذہبی جماعتوں سے تعمیری اور عملی اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔ تنظیم اسلامی دستوری نہیں بلکہ شخصی بیعت کی بنیاد پر قائم ہے، جس کا بنیادی فلسفہ یا اصول یہ ہے کہ جس شخص کے ہاتھ پر بیعت کی جا رہی ہے اُس کے ہر حکم کی بلاچوں وچراں پابندی کرنا ہوگی، بشرطیکہ حکم شریعت کے دائرے کے اندر ہو۔ تنظیم اسلامی نے اپنا اصل اور حقیقی ہدف رضائے الٰہی کو ٹھہرایا ہے اور اُس کا موقف یہ ہے کہ اپنے ہدف کے حصول کے لیے نظریۂ پاکستان کو عملی تعبیر دینا لازم ہے، بلکہ تقسیم سے قبل کے نعرے میں قیام پاکستان کے بعد ''محمد رسول اللہ'' کا اضافہ لازم ہے، ناگزیر ہے۔ شریعت محمدیہ ؐ کا نفاذ نہیں ہوگا تو بات محض جذباتیت تک محدود ہو کر رہ جائے گی اور نعرے لگاتے لگاتے جذبات بھی بالآخر سرد پڑ جائیں گے۔ اگرچہ پاکستان کی تمام مذہبی جماعتیں نعرہ تو نفاذ اسلام کا ہی لگاتی ہیں لیکن جب وہ اپنے مخصوص خول سے مخصوص لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے لگاتی ہیں تو ہم مسلک لوگ اصل دعوت کو سمجھ لیتے ہیں۔ لہٰذا وہی لپکتے ہیں جنہیں حقیقت میں پکارا جاتا ہے۔ تنظیم اسلامی نے خود کو کسی خاص مسلک سے منتھی ہی نہیں کیا ہوا، لہٰذا اُسے مسلک محمدی ؐ کی صدا لگانی ہے (جس کے لیے صحیح تر اصطلاح شریعت محمدی ؐ ہے) اور تمام مسلمانوں کو دعوت دینی ہے۔ شریعت محمدی ؐ کے مطابق تمام زمین اللہ کی ہے اور مسلمان کے لیے مسجد کی حیثیت رکھتی ہے، لہٰذا کسی زمینی عصبیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی لیے فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر برتری حاصل نہیں۔ کسی گورے کو کالے پر، کالے کو اور کسی کالے گورے پر فوقیت نہیں۔ گویا رنگ، نسل اور زبان یا کسی بھی نوع کی عصبیت کی پکار نہیں لگائی جاسکتی۔

پھر یہ کہ سیکولر سیاسی جماعتوں کی طرح دنیوی ساز وسامان اور عہدوں وغیرہ کا لالچ کا کوئی سوال ہی نہیں۔ اس لیے کہ ہر شخص یہ بات جانتا ہے کہ انتخابات میں حصہ لینے پر بھی تنظیم نے خود پر پابندی لگا رکھی ہے۔ لہٰذا خالصتاً نفاذ دین کے لیے کسی جماعت سے منسلک ہونے کی دعوت دینا اور لوگوں کو اپنے ساتھ جمع کر کے بڑی جماعت بنا لینا دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ 20 کروڑ میں سے قریباً دس ہزار افراد کو اللہ نے یہ توفیق بخشی ہے کہ وہ تنظیم اسلامی کے رفقاء اور رفیقات کہلاتے یا کہلاتی ہیں۔ لیکن اس حقیقت کا بھی اعتراف کرنا چاہیے کہ مشکلات کی وجہ سے knocking ہو رہی ہے۔ ایک ہچکچاہٹ اور تذبذب کی بہرحال کیفیت موجود ہے۔ ہماری رائے میں اس حوالہ سے مختلف لوگوں کی مختلف وجوہات ہیں۔ اگر رفقاء بُرا نہ مانیں تو ہم اس knocking کو مرض کا نام دیں گے اور ساتھ ساتھ علاج تجویز کرنے کی کوشش کریں گے۔ مثلاً بعض ساتھی جو بڑے پُرعزم طریقے سے تنظیم میں شامل ہوئے انہوں نے اقامت دین کے لیے مخلصانہ جدوجہد کی بجائے عملاً دین قائم کر کے دکھانے کو اپنا دینی اور شرعی فریضہ سمجھ لیا۔ حالانکہ اسلام کا بالفعل نفاذ اس کی ذمہ داری نہیں۔ ایسا رفیق جب زمینی حقائق پر نگاہ ڈالتا ہے اور حالات کی ناموافقت اس کے سامنے آتی ہے تو تذبذب کا شکار ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً یا تو سست روی کا شکار ہو جاتا ہے یا جلد بازی کا مظاہرہ کر کے انقلاب کے دنیوی ہدف کو ہر قیمت پر حاصل کرنے کی فکر کرنے لگتا ہے، اور نتائج سے مایوسی کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ اُسے اس بات کو ذہنی اور قلبی طور پر سمجھنا چاہیے کہ میرا فرض دین قائم کرنے کے لیے سرتوڑ جدوجہد کرنا ہے، مجھے تن من دھن لگانا ہے لیکن میرا اصلی ہدف رضائے الٰہی ہے اور کیا اللہ اپنی راہ میں مخلصانہ جدوجہد کو رد کرے گا۔ سورۂ محمد ؐ کی آیت نمبر 7 کا مطالعہ کریں، وہ تو اسے یعنی اللہ کے دین کو قائم کرنے کی

کوشش کو اپنی مدد قرار دیتا ہے۔ کیا وہ اپنی مدد کرنے والوں کو بھلا دے گا؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ گویا کامیابی کا امکان صد فی صد ہے تو تذبذب کیسا؟ معاشرے میں انقلاب آتا ہے یا نہیں آتا، یہ کسی انسان کے بس کی بات نہیں یہ صرف اور صرف اللہ جانتا ہے۔ یہ اُس کا کام ہے، اُس پر چھوڑ دیں۔ آپ اپنا کام کریں، لوگوں کو اقامت دین کی جدوجہد کے لیے جمع ہونے اور تنظیم کے نظم سے جُڑنے کی دعوت دیں اور دیتے چلے جائیں، دیتے چلے جائیں کہ یہی آپ کا فرض منصبی ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے تو علامہ اقبال نے کہا تھا۔

اس دور میں سب مٹ جائیں گے ہاں باقی وہ رہ جائے گا
جو قائم اپنی راہ پہ ہے اور پکا اپنی ہٹ کا ہے

ضرورت اپنی راہ پر قائم رہنے کی اور ہٹ کا پکا ہونے کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں اور اللہ کی مدد کے حصول کے لیے دن کا شہسوار رہنے کے ساتھ ساتھ رات کا راہب بننا ہوگا۔ شیطان لعین سے اللہ کی پناہ حاصل کرنا ہوگی۔ یاد رکھیے اگر نفاذ اسلام ایک جدوجہد کرنے والے کسی دینی جماعت کے کارکن کی توجہ اپنے تزکیہ سے ہٹ گئی تو وہ ڈی ٹریک ہو جائے گا اور دنیا و آخرت تو دونوں برباد کر لے گا۔ دوسری بہت بڑی رکاوٹ حصول رزق کی مشکلات ہیں۔ اپنے اور اہل خانہ کی ضروریات دنیوی کی تکمیل ہے۔ یہ رکاوٹ اور مشکل یوں تو ہر دور میں رہی ہے لیکن آج بہت گھمبیر اور پیچیدہ ہوگئی ہے۔ اسے آسانی سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا لیکن اگر انسان یہ طے کر لے کہ وہ کسی تیسرے کام میں اپنا وقت ضائع نہیں کرے گا اور اپنے اوقات کا سختی سے احتساب کرے گا تو ہمارا ایمان ہے اور تجربہ بھی کہ دینی اور تنظیمی امور کی انجام دہی کے لیے وقت نکل ہی آتا ہے اور جسے نہیں نکالنا اُسے تو پنج وقت نماز کے لیے بھی وقت نہیں ملتا۔ ضرورت عزم کی ہے۔ Commitment قلبی و ذہنی اور روحانی ہو تو اللہ آسانیاں پیدا کر دیتا ہے۔ کوئی کام ناممکن نہیں ہوتا، مشکل ضرور ہوتا ہے۔ صرف آپ کا امتحان درکار ہے۔ افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد ہمارے ایمان کا حصہ ہونا چاہیے۔ رفقا گرامی! یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ اللہ کا کام کریں اور اللہ آپ کا کام نہ کرے۔ لہٰذا آئیے! اس مرتبہ سالانہ اجتماع میں طے کریں کہ جس دعوت کو ہم نے حق جانا، اُسے دوسرے تک لازماً پہنچائیں گے۔ اسلامی انقلاب کے لئے quality اور quantity دونوں کی ضرورت ہے۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک بات پہنچائیں، کچھ نہ کچھ آپ کو ضرور مل جائیں گے۔ انسان فراہم ہوتے رہیں گے تو قافلہ بنتا اور بڑھتا چلا جائے گا۔ اسی پر ہماری آپ کی اور اس امت کے مستقبل کا دارومدار ہے۔ یہ زندگی تو بہرحال گزر ہی جائے گی یہ دنیا تو امتحان گاہ ہے۔ اللہ رب العزت کو راضی کر لینے یا اس کی ناراضی میں ہم سب کی آخرت کا انحصار ہے، جس کی ابتدا ہے انتہا نہیں۔
اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

امیر محترم کی مصروفیات

(25 اکتوبر تا 31 اکتوبر 2018ء)

جمعرات (25 اکتوبر) کو دارالاسلام میں مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس کی صدارت کی۔

ہفتہ (27 اکتوبر) کو سہ پہر 03:45 پر طے شدہ پروگرام کے مطابق کراچی روانگی ہوئی۔ کراچی پہنچنے پر نائب ناظم اعلیٰ پاکستان جنوبی جناب سید اظہر ریاض کے ہمراہ ایئرپورٹ سے براہِ راست انجمن خدام القرآن سندھ کے صدر جناب ثاقب رفیع شیخ کے گھر جا کر ان کی عیادت کی؛ جن کا پچھلے دنوں بائی پاس آپریشن ہوا تھا۔ اتوار (28 اکتوبر) کو صبح 07:00 بجے پروگرام کے مطابق حیدرآباد روانگی ہوئی۔ 1:30 بجے حلقہ حیدرآباد کی نئی مقامی تنظیم ٹنڈو آدم/نواب شاہ کے امیر جناب راؤ احمد رضا سے تفصیلی تعارفی ملاقات ہوئی۔ 11:00 بجے تا 01:00 بجے دوپہر حلقہ کے کل رفقاء اجتماع میں شرکت فرمائی۔ آغاز میں امیر حلقہ نے اپنے حلقہ کے ذمہ داران کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد مقامی امراء نے اپنی اپنی تناظیم کا تعارف کرایا۔ پھر سوال و جواب کی بھرپور نشست ہوئی۔ بعد ازاں امیر محترم نے قرآن مجید کی متعدد آیات کے حوالے سے تذکیری خطاب کیا۔ آخر میں مبتدی و ملتزم رفقاء نے امیر محترم سے بالمشافہ بیعت کی۔ دعائے مسنونہ پر اجتماع کا اختتام کیا گیا۔ بعد نمازِ ظہر امیر حلقہ کے گھر پر ظہرانہ تناول فرمایا۔ بعد نمازِ عصر حسب پروگرام حلقے کے ارکانِ شوریٰ کے ساتھ نشست ہوئی جس میں ذمہ داران؛ خاص طور پر نئے ساتھیوں نے اپنا تفصیلی تعارف کروایا اور بے تکلفانہ انداز میں سوال و جواب بھی ہوئے۔ شام 7:00 بجے یہ نشست اختتام کو پہنچی۔ بعد ازاں مقامی تنظیم لطیف آباد کے موجودہ امیر جناب احسن قائم خانی سے تفصیلی تعارفی ملاقات کی۔ 7:30 بجے مقامی تنظیم حیدرآباد سٹی کے سابق ملتزم رفیق جناب گل نواز سے تفصیلی ملاقات ہوئی؛ جو بعد نمازِ عشاء بھی جاری رہی۔ سوموار (28 اکتوبر) کو صبح 8:00 تا 10:30 بجے ملتزم تربیتی کورس میں ''امیر و مامور کا باہمی تعلق'' کے موضوع پر لیکچر دیے۔ 11:00 تا 1:00 بجے مبتدی و ملتزم تربیتی کورسز کے شرکاء کو ''قرار دادِ تاسیس اور تعلق مع اللہ'' کے موضوع پر لیکچر دیا۔ نمازِ ظہر کی ادائیگی اور ظہرانہ سے فراغت کے بعد کراچی روانگی ہوئی۔ شام 7:00 بجے لاہور واپسی ہوئی۔

منگل (30 اکتوبر) کو قریباً 11:00 بجے قرآن اکیڈمی میں ناظم اعلیٰ اور ناظم تعلیم و تربیت نے امیر محترم سے تنظیمی امور کے حوالے سے ملاقات کی۔ بعد نمازِ عصر طے شدہ پروگرام کے مطابق شیخوپورہ روانہ ہوئے۔ بعد نمازِ مغرب شیخوپورہ میں ایک نوجوان عالم دین پروفیسر مولانا عثمان خالد سے اُن کے مرکز میں ملاقات کی۔ موصوف نے بہت اکرام کیا اور دین کے کام میں ہر ممکن تعاون کا اظہار کیا۔ بعد نمازِ عشاء حلقہ لاہور غربی کی مقامی تنظیم شیخوپورہ کے رفقاء کے ساتھ تفصیلی ملاقات کی۔ نئے اور پرانے تمام رفقاء سے فرداً فرداً تعارف حاصل کیا۔ بعد ازاں سوال و جواب کی تفصیلی نشست ہوئی۔ اس موقع پر جناب ڈاکٹر غلام مرتضیٰ بھی امیر محترم کے ہمراہ تھے۔

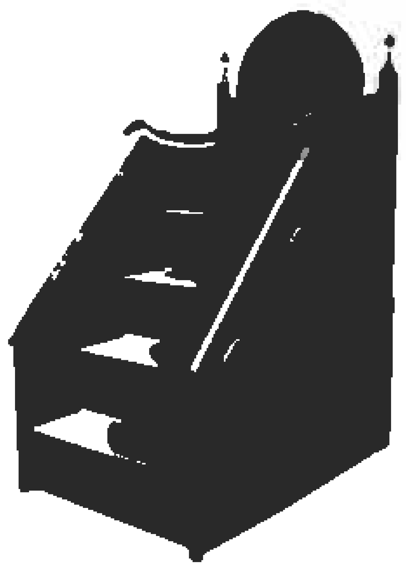

آنحضور ﷺ کا مقام و مرتبہ

(قرآن کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید کے 02 نومبر 2018ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

مرتب: ابو ابراهیم

قارئین محترم! توہین رسالت کے کیس میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد پورے ملک میں ایک بے چینی اور اضطراب کی کیفیت طاری ہے۔ اس پر بحث کرنے سے پہلے ہم ان شاء اللہ اس بات کا جائزہ لیں گے کہ رسالت مآب ﷺ کو قرآن مجید نے کیا مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ ہم آنحضور ﷺ کے اُمتی ہیں اور امتیوں میں بھی بہت ایسے خوش نصیب بھی ہیں کہ جو حضور ﷺ کی نعت گوئی اور آپ ﷺ کی تعریف کرنے میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ بہرحال یہ اپنی جگہ بہت بڑا شرف ہے لیکن حضور ﷺ کا اصل مقام و مرتبہ کیا تھا اس کو ہم نہیں جان سکتے۔ غالب کا ایک بڑا دلچسپ شعر ہے کہ۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است!

یعنی آپ ﷺ کی تعریف کرنا ایک ایسا کام ہے جو حقیقی معنوں میں تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے۔ یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ بات بالکل صحیح ہے کیونکہ ہم تب تعریف کر سکتے ہیں جب ہمیں آپ ﷺ کے مقام و مرتبے کا صحیح شعور اور اندازہ ہو۔ اس لحاظ سے وہ ایک ذات پاک ہی ہے جو آنحضور ﷺ کے اصل مقام و مرتبہ سے واقف ہے۔ چنانچہ اس پہلو سے اللہ تعالیٰ نے جو بات فرمائی ہے وہ آخری ہے کہ:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۷﴾ ''اور (اے نبی ﷺ!) ہم نے نہیں بھیجا ہے آپ کو مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر۔'' (الانبیاء:107)

یہ مقام کسی اور کا نہیں ہے۔ اب تمام جہانوں میں اس کائنات کے تمام عالم شامل ہیں۔ خود اللہ تعالیٰ کی صفت الرحمٰن اور الرحیم ہے جو یہ فرما رہا ہے کہ اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی صفِ رحمت کی ضرورت ہے اور یہی صفت ہمیں زیادہ پسند ہے اور اس کی کامل عکاسی محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پر ہو رہی ہے۔ چنانچہ سورۃ آل عمران میں آنحضور ﷺ کے مقام و مرتبے کے حوالے سے فرمایا:

''(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا'' (آیت:31)

یہ آیات اس وقت نازل ہوئیں جب نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کے لیے آیا ہوا تھا۔ عیسائی راہبوں نے ترک دنیا اس لیے اختیار کی ہوئی تھی کہ اللہ خوش ہو جائے۔ اللہ سے لو لگانے کے لیے انہوں نے غاروں اور جنگلوں کا راستہ اختیار کر لیا تھا جہاں وہ سارا وقت اللہ کی عبادت میں گزارتے تھے۔ اسی حوالے سے یہ آیات نازل ہوئیں جن میں ان عیسائی راہبوں کو حضور ﷺ کی زبانی مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ تم اللہ کی عبادت کے لیے ترک دنیا اس لیے اختیار کرتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے۔ لیکن اگر تم واقعی چاہتے ہو کہ اللہ بھی تم سے محبت کرے تو حضور ﷺ پر ایمان لے آؤ۔ آپ ﷺ کی پیروی کرو، آپ ﷺ کے رستے کو اختیار کرو تو اللہ کی محبت اور نصرت تمہیں حاصل ہو جائے گی۔ معلوم ہوا کہ جو حضور ﷺ کی اتباع کرتے ہیں اللہ ان سے محبت کرتا ہے۔ اس سے اونچا مقام اور کیا ہوگا۔ آنحضور ﷺ کے مقام و مرتبہ کے حوالے سے سورۃ الحجرات کی ابتدائی آیات میں فرمایا:

''اے اہل ایمان! اپنی آواز کبھی بلند نہ کرنا نبی (ﷺ) کی آواز پر اور نہ انہیں اس طرح آواز دے کر پکارنا جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلند آواز سے پکارتے ہو''

اب یہاں ذہن میں رکھیے کہ آنحضور ﷺ اسی معاشرے کا حصہ تھے۔ اسی معاشرے کے بہت سے لوگ وہ تھے جن سے آپ ﷺ کی رشتہ داریاں بھی تھیں۔ ہم قبیلہ بھی تھے۔ کوئی آپ ﷺ سے عمر میں بڑا بھی تھا۔ چچا عباسؓ اور چچا حمزہؓ بھی تھے۔ اسی طرح آپ ﷺ کی بیویاںؓ بھی تھیں۔ بیوی اور شوہر کا رشتہ ایسا ہوتا ہے جس میں بے تکلفی بھی ہو سکتی ہے اور غیر محتاط طرزِ عمل بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں آپ ﷺ کے تمام امتیوں کو فرمایا جا رہا ہے کہ جس طرح تم آپس میں بے تکلفی میں گفتگو کر لیتے ہو اس طرح حضور ﷺ سے ہرگز بات مت کرنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ:

''مبادا تمہارے سارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔'' (الحجرات)

بے خیالی میں بھی اگر اللہ کے رسول ﷺ کے مقام و مرتبے کا پاس نہیں رہا، زبان سے کوئی ایسے الفاظ نکل گئے یا اونچی آواز میں جس طرح ایک دوسرے کو پکارتے اگر رسول ﷺ سے اسی طرح کیا تو تمہیں پتا بھی نہیں چلے گا اور تمام نیکیاں ضائع ہو جائیں گی۔ یہ ہے اللہ کے رسول ﷺ کا وہ مقام و مرتبہ جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہے۔

''بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اللہ کے رسولؐ کے سامنے، یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے جانچ پرکھ کر چُن لیا ہے تقویٰ کے لیے۔'' (الحجرات:3)

ایک جگہ فرمایا:

''پس نہیں، آپ کے رب کی قسم! یہ ہرگز مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک کہ یہ آپ کو حَکم نہ مانیں اُن تمام معاملات میں جو

ان کے مابین پیدا ہو جائیں پھر جو کچھ آپ فیصلہ کر دیں اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور سر تسلیم خم کریں' جیسے کہ سر تسلیم خم کرنے کا حق ہے۔'' (النساء:65)

اس آیت کے پس منظر میں ایک واقعہ ہے۔ مدینہ میں یہود کی بھی اپنی عدالتیں تھیں اور چونکہ مدینہ کے قبائل اوس اور خزرج کے یہود کے ساتھ اچھے تعلقات تھے لہٰذا آنحضور ﷺ کی آمد سے پہلے وہ ان سے بھی اپنے فیصلوں کے لیے رجوع کرتے تھے۔ جب آنحضور ﷺ تشریف لے آئے تو مسلمانوں کے لیے اب آپ ﷺ کی بات ہی آخری بات تھی۔ اب کوئی گنجائش نہیں تھی کہ کوئی مسلمان کہیں اور سے اپنا فیصلہ لے۔ نہ کسی یہود کی عدالت سے، نہ کسی خاندانی عدالت سے۔ اسی دوران ایک منافق کا کسی یہودی کے ساتھ کوئی جھگڑا ہو گیا۔ یہودی کہنے لگا کہ چلو محمد ﷺ کے پاس چلتے ہیں۔ چونکہ منافق کے دل میں کھوٹ تھا اس لیے وہ کہنے لگا کہ نہیں کعب بن اشرف (یہودی عالم) کے پاس چلتے ہیں۔ چونکہ یہودی حق پر تھا اور اسے یقین تھا کہ آپ ﷺ حق پر فیصلہ کریں گے۔ اس لیے وہ اصرار کر کے مسلمان منافق کو حضور ﷺ کے پاس لے ہی آیا۔ آپ ﷺ نے دونوں کے دلائل سننے کے بعد یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ باہر نکل کر وہی مسلمان کہنے لگا کہ چلو اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلتے ہیں وہ جو فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہو گا۔ چنانچہ وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ جب یہودی نے یہ بتایا کہ اس مقدمے کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کر چکے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، تلوار لی اور اس منافق کی گردن اڑا دی کہ جو محمد رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی نہیں ہے اور اس کے بعد مجھ سے فیصلہ کروانا چاہتا ہے، اس کے حق میں میرا یہ فیصلہ ہے۔ اس پر اس منافق کے خاندان والوں نے بڑا واویلا مچایا۔ وہ چیختے چلاتے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قتل کا دعویٰ کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ مقتول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہودی کو لے کر اس وجہ سے گیا تھا کہ وہ اس معاملہ میں باہم مصالحت کرا دیں۔ اس کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کے فیصلے سے انکار نہیں تھا۔ اس پر سورۃ النساء کی یہ آیات نازل ہوئیں۔ خصوصاً اس آیت کا اگلا حصہ بہت اہم ہے کہ آپ ﷺ کے فیصلہ پر کوئی رنجش اور منفی خیال بھی نہ آنے پائے۔ اگر یہ ہو گیا تو ایمان سے گئے۔ یہ ہے حضور ﷺ کا وہ مقام جو اللہ کی نگاہ میں ہے۔ یہاں اللہ نے فیصلہ سنا دیا کہ جو شخص رسول ﷺ کی توہین کرے گا اس کی سزا موت ہے۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔ چنانچہ بہت سی قرآنی آیات ہیں جن سے ہمیں آنحضور ﷺ کے مقام و مرتبہ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے ابولہب اور اس کی بیوی کو توہین رسالت کی سزا اس دنیا میں ہی سنا دی تھی۔

''ٹوٹ گئے ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ و برباد ہو گیا۔ کچھ کام نہ آیا اس کے اس کا یہ مال اور وہ کمائی جو اس نے کی ہے۔ عنقریب وہ جھونکا جائے گا بھڑکتی ہوئی آگ میں اور اس کی بیوی کو بھی جو ایندھن اٹھانے والی ہو گی۔ اس کے گلے میں بٹی ہوئی رسّی ہو گی۔'' (سورۃ اللھب)

حضور ﷺ کی کسی درجے میں بھی اور کسی لیول پر بھی کوئی توہین کرے وہ اللہ کو گوارہ نہیں ہے۔ پھر ایک جگہ فرمایا

''اور اللہ آپ ؐ کی حفاظت کرے گا لوگوں سے۔'' (المائدہ:67)

اسی طرح سورۃ الاحزاب میں فرمایا:

''یقیناً وہ لوگ جو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ؐ کو اللہ نے لعنت کی ہے ان پر دنیا اور آخرت دونوں میں اور ان کے لیے اُس نے اہانت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' (آیت:57)

سورۃ الانفال کی آیت نمبر 13 میں فرمایا:

''اور یہ (سزا ان کی) اس لیے ہے کہ انہوں نے مخالفت کی اللہ اور اس کے رسول ؐ کی' اور جو اللہ اور اس کے رسول ؐ کے ساتھ دشمنی کرے تو اللہ بھی سزا دینے میں بہت سخت ہے۔''

اسی طرح سورۃ التوبہ میں فرمایا:

''اور جو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ کے رسول (ﷺ) کو ان کے لیے بڑا دردناک عذاب ہے۔'' (آیت:61)

بہرحال ایسی آیات اور بھی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ سخت سزا کے مستحق ہیں جو کسی بھی اعتبار سے اللہ کے رسول ﷺ کی گستاخی کریں۔ توہین رسالت کے مجرموں کو آنحضور ﷺ نے اپنے دور میں باقاعدہ سزا دی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر ان لوگوں کو قتل کرنے کا باقاعدہ حکم دیا جنہوں نے آنحضور ﷺ کا مذاق اڑایا تھا اور اس نوعیت کا یہ ایک واقعہ نہیں بلکہ بہت سے واقعات ہیں۔ بلکہ آپ ﷺ نے ایسے لوگوں کے بارے میں یہ بھی حکم دیا کہ اگر یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردے میں بھی لپٹ جائیں تب بھی انہیں معاف نہ کیا جائے اور انہیں ہر صورت قتل کیا جائے۔ حالانکہ اس وقت عام معافی کا اعلان کیا گیا تھا۔ جنہوں نے آپ ﷺ کے خلاف جنگیں لڑی تھیں، حتیٰ کہ مشرکین کو بھی امان دے دی گئی۔ سب کو معاف کر دیا گیا لیکن جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی تھی اس کو معاف نہیں کیا گیا۔ ہمیں معلوم ہے کہ یہ آنحضور ﷺ نے اپنی طرف سے نہیں کیا۔ قرآن کہہ رہا ہے کہ:

''یہ تو صرف وحی ہے جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔'' (النجم:4)

یعنی جو بھی آپ ﷺ کی زبان پر آیا وہ اللہ کی طرف سے آتا ہے۔ یہ فیصلہ اللہ کی طرف سے ہے۔ دیکھئے! آنحضور ﷺ نے کس کس کو نہیں معاف کیا! آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ یاد کیجئے!۔ اس واقعہ سے حضور ﷺ کو کتنی تکلیف پہنچی ہو گی ہم اندازہ نہیں کر سکتے۔ یہاں تک کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کا مثلہ بنایا گیا۔ لیکن جب آپ ؓ کو شہید کرنے والے حضرت وحشی ؓ حضور ﷺ کے سامنے ایمان لانے کے لیے آئے تو آپ ﷺ نے انہیں معاف کر دیا۔ کیونکہ آپ ﷺ اللہ کے نمائندے ہیں اور اللہ کے ہی یہ فیصلے ہیں کہ باقی سب کو معاف کیا جا سکتا ہے لیکن جو بھی بندہ حضور ﷺ کی گستاخی کا مرتکب ہو گا تو وہ کسی رو رعایت کا مستحق نہیں ہے۔ اسی لیے ابن خطل جو خانہ کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپ گیا تھا اس کو وہیں پر قتل کیا گیا تھا۔ اس لیے کہ اس نے حضور ﷺ کی استہزا کی تھی۔ اسی طرح وہ دو خواتین (سارہ اور قریبا) جنہوں نے آپ ﷺ کی گستاخی کی تھی وہ بھی حضور ﷺ کے حکم سے قتل کی گئیں۔ یہودی عالم کعب بن اشرف بہت بڑا دشمن اسلام تھا۔ ہمیشہ مسلمانوں کو اذیتیں پہنچاتا رہا۔ لیکن جب اس نے حضور ﷺ کی توہین کی تو اسے فوراً قتل کر دیا گیا۔ ایک یہودی عورت جو حضور ﷺ کی توہین کیا کرتی تھی کسی شخص نے اسے قتل کر دیا۔ حضور ﷺ کے سامنے جب یہ معاملہ آیا تو آنحضور ﷺ کے حکم پر اس کے قاتل کو سزا نہیں دی گئی۔ یعنی اس کا خون رائیگاں گیا۔ اس لیے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی توہین کی مرتکب ہوئی تھی۔ اسی طرح ایک شاعر جو اپنے کلام کے ذریعے حضور ﷺ کو ہدف تنقید اور تشنیع بناتا تھا اسے بھی قتل کرنے کا حکم ہوا۔ ایک صحابی نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والی ایک عورت کو قتل کر دیا اور حضور ﷺ کو معلوم ہوا اور آپ ﷺ نے تحقیق کی جب ثابت ہو گیا کہ وہ توہین رسالت کی مرتکب ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم سب گواہ رہو اس کا قتل ضائع گیا۔ یعنی اس کا بدلہ نہیں ہو گا۔ آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے بھی اس معاملے کو برقرار رکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ حضور ﷺ کے دین کے سب سے بڑے وفادار تھے۔ اس کے بعد بھی کبھی اُمت میں گستاخ رسول کی سزا کے بارے میں دو رائے نہیں رہیں۔ توہین رسالت کا جو بھی ارتکاب کرے گا اس

کی سزا قتل ہے اور پوری اُمت اس پر متفق ہے۔ اس لیے کہ آنحضور ﷺ نے یہ کام کروایا ہے اور اللہ کے حکم پر کروایا ہے۔ اُمت کے لیے اس میں کوئی دوسری آپشن نہیں ہے۔

سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ

سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ بہت سے اعتبارات سے ناقابل فہم ہے۔ حدیبیہ پیپر ملز کرپشن کا کیس سپریم کورٹ نے اس لیے سننے سے انکار کر دیا تھا کہ وہ ٹائم بارڈ تھا تو ملعونہ آسیہ کی اپیل ٹائم بارڈ ہونے کے باوجود کیوں سنی گئی ہے؟ وہی سپریم کورٹ ہے اس کو حق ہی نہیں تھا کہ وہ دوبارہ سنتی۔ فیصلہ میں کہا گیا کہ ایف آئی آر پانچ دن تاخیر سے درج کرانے سے مقدمہ مشکوک ہوگیا اور شک کا فائدہ ملزم کو دیا جاتا ہے جبکہ اصل حقائق یہ ہیں کہ بعض وجوہات کی بنا پر توہین رسالت کے مقدمے کا اندراج یعنی ایف آئی آر کٹوانا انتہائی اور دقت طلب معاملہ ہے۔ اس میں وقت بھی لگتا ہے۔ اس لیے کہ بعض لوگ اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ ذاتی دشمنی کی بنا پر کسی پر الزام لگا دیا کہ اس نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے معاملات میں پھر مسلمانوں کی غیرت جاگتی ہے اور پھر دیکھے سنے بغیر ہی اس شخص کے خلاف ایکشن لیا جاتا ہے اور بسا اوقات اس کو قتل کیا جاتا ہے۔ اس لیے اس طرح کے کیس کی ایف آئی آر کٹوانا ایک لمبا پراسس ہے اور اس میں وقت تو لگتا ہی ہے۔ لہٰذا سپریم کورٹ کا یہ کہنا کہ آیف آئی آر کٹوانے میں دیر کی وجہ سے کیس مشکوک ہو گیا، صحیح نہیں ہے۔ قرآئن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ بیرونی دباؤ کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ یہ بات بہت حد تک واضح ہوگئی ہے۔ جنوری 2018ء میں اخبار بزنس ریکارڈر نے یہ خبر شائع کی کہ یورپین یونین نے GSP plus کی renewal کو آسیہ کی رہائی سے جوڑ دیا ہے۔ دیکھئے اس دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ پوری دنیا کے سامنے وہ خاتون سب سے زیادہ قابل احترام بن گئی ہے جس نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں اور پاکستان کے مقدر کو بھی اس کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ یعنی جی ایس پی پلس کی رینویل تب ہوگی جب آسیہ کی رہائی کو یقینی بنایا جائے گا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مذہبی جماعتیں متحد ہو کر اس ملک میں اللہ کے دین کو قائم کرنے کے لیے سنجیدگی سے کوشش کریں۔ سنجیدگی کا لفظ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ہم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اس ملک میں سوائے الیکشن کے راستے کے کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں ہے جس سے دین قائم ہو۔ حالانکہ ہر دفعہ دینی جماعتوں کو ذلت آمیز شکست ہوتی ہے لیکن پھر وہ ''اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں''۔ حالانکہ دوسرا راستہ موجود ہے۔ جب پہلی دفعہ آسیہ بی بی کو رہا کرنے کا حکومت نے پروگرام بنایا تو دینی جماعتیں اکٹھی ہوئیں اور جلسے شروع ہوئے تو حکومت کو دینی جماعتوں کی بات ماننا پڑی۔ یہی دینی جماعتیں جب مختلف ایشوز پر اکٹھی ہو کر تحریک چلاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی دیتا ہے۔ اس سے پہلے ختم نبوت کے ایشو پر تحریک چلائی، پھر ناموس رسالت پر جتنی تحریکیں چلائیں سب میں کامیابی ملی۔ لیکن پورے دین کو قائم کرنے کے لیے یہ تحریک چلانے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ والد محترم رحمہ اللہ ہمیشہ دینی جماعتوں کو یہی تلقین کرتے تھے کہ الیکشن کا راستہ چھوڑو اور تحریک کا راستہ اختیار کرو۔ پاکستان بھی ایک تحریک کے ذریعے سے وجود میں آیا تھا۔ جب تحریک چلے گی اور صحیح سمت میں چلے گی اور اسلام کے لیے چلے گی تو عوام الناس کی قوت آپ کا ساتھ دے گی۔ اب بھی یہی راستہ ہے کہ دینی جماعتوں کو مل کر نفاذ اسلام کے لیے تحریک چلانی ہوگی۔ ہمارا پیغام یہ ہے کہ اسی راستے کو اختیار کریں تو اس ملک میں اللہ کا دین قائم ہوگا اور دوسرے راستے آزما کر مزید وقت کے ضیاع سے ہمیں بچنا چاہیے۔

اس وقت جو معاملات چل رہے ہیں صاف نظر آ رہا ہے کہ ایک طرف سیکولر طبقہ ہے اور دوسری طرف دینی طبقہ ہے لیکن دینی جماعتیں صحیح معنوں میں اسلام کی نمائندگی کریں اور مل کر اگر تحریک چلائیں تو یقینی طور پر اللہ کی مدد بھی ہوگی اور عوام بھی ساتھ دیں گے۔ یقیناً منزل بہت قریب آ سکتی ہے۔ پاکستان کے حوالے سے ہمیں یہ فائدہ ہے کہ ہمارا دستور اسلامی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ یہاں حاکمیت اللہ کی ہوگی۔ اگر عملاً ایسا نہیں ہے تو ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم اپنا یہ دستوری حق حاصل کرنے کے لیے کھڑے ہوں۔ دستور ہماری پشت پر ہے لہٰذا یہ بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آپ غیر دستوری کام کر رہے ہیں۔ ہم قانون کے دائرے میں رہ کر نفاذ اسلام کے لیے تحریک چلا سکتے ہیں اور یہی اس ملک میں قابل عمل راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور تمام دینی جماعتوں کو بھی اسی رخ پر آگے بڑھنے اور جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❁❁❁

موت العالم موت العالم

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

ممتاز عالم دین مولانا سمیع الحق کی شہادت

جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم و شیخ الحدیث، جے یو آئی (س) کے سربراہ، دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین، ملک کے ممتاز عالم دین اور بزرگ دینی و سیاسی رہنما محترم مولانا سمیع الحق رحمہ اللہ 2 نومبر 2018ء کو بعد از مغرب 6 بجے بحریہ ٹاؤن، راولپنڈی میں نہایت پُراسرار اور سفاکانہ انداز میں شہید کیے گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون○

مولانا محترم ایک عہد ساز شخصیت، درجنوں کتابوں کے مصنف، عظیم سکالر، عالم اسلام کے معروف ہر دل عزیز رہنما تھے۔ انہوں نے سامراجی طاقتوں کے خلاف ہر محاذ پر کلمہ حق بلند کیا۔ مولانا نے سینٹ میں شریعت بل پیش کیا اور انتہائی کوشش کی کہ یہ بل منظور ہو جائے۔ ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ نے بھی اس معاملے میں مولانا کی بھرپور مدد کی۔ مولانا نے مسئلہ افغانستان کے حل اور وہاں برسرِپیکار طاغوتی قوتوں کے اخراج کے لیے سرگرم کردار ادا کیا۔ وہ پاکستان میں مذہبی اور دینی جماعتوں کے ہر اتحاد کے سرخیل کے طور پر نظر آتے تھے۔ وہ حقیقی معنوں میں مردِ مومن اور مردِ حق تھے۔ اللہ تعالیٰ مولانا سمیع الحق شہید کی ہمہ جہت دینی و علمی، قومی اور ملی خدمات کو قبول کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت اور درجات بلند فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان، تلامذہ اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

انجینئر مختار فاروقی
0301-6998587
Email:hikmatbaalgha@yahoo.com

محکماتِ عالمِ قرآنی

5

2۔ حکومت الٰہی

14 حقہ بازاں چوں سپہر گرد گرد	از امم بر تختۂ خود چیدہ نرد!

آسمان کی طرح ہر طرف چھائے ہوئے مغرب کے (سیاسی) شطرنج باز تختۂ شطرنج پر قوموں کو بطور مہرے استعمال کر رہے ہیں

15 شاطراں ایں گنج ور آں رنج بر	ہر زماں اندر کمینِ یک دگر

(قوموں کی قسمت سے کھیلنے والے) یہ عالمی سیاسی شعبدہ باز ایک طرف مالی مفادات سمیٹنے والے ہیں اور دوسری طرف محکوم عوام کی زبوں حالی کا رونا روتے ہیں

16 فاش باید گفت سرّ دلبراں	ما متاع و ایں ہمہ سوداگراں!

دوستوں کی باہمی راز کی باتوں کو (خلافِ معمول) فاش بتا دینے میں حرج نہیں ہے کہ آج مغربی عالمی سیاسی قوتوں کے زیر اثر تیسری دنیا کی قومیں متاع (خرید و فروخت کا ایک سامان یعنی COMMODITY) ہیں دراصل یہ (غالب صہیونی عالمی استعمار کے نمائندے اور) استحصالی سوداگر ہیں

17 دیدہ ہا بے نم ز حُبِّ سیم و زر	مادراں را بارِ دوش آمد پسر

(عالمی صہیونی استعمار کے زیرِ سایہ جو مغربی تہذیب جنم لے رہی ہے اس میں سودی معیشت کے تحت فروغ پذیر سرمایہ داری نظام کا یہ اثر ہے کہ) سیم و زر کی ہوس کی وجہ سے انسانی ہمدردی میں آج آنکھیں نم نہیں ہوتیں اور ماؤں کے کندھے بچوں کو اٹھا کر پالنے کو عار سمجھنے لگی ہے

14۔ بالادست قوموں اور مغربی صہیونی استعمار کے تجربات و نئے نئے خیالات کے لیے محکوم قومیں تختۂ مشق بنی ہوئی ہیں جیسے آسمان روئے زمین کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے اسی طرح یہ (ناہنجار) مغربی استعمار کے پالیسی ساز اور تھنک ٹینک کے سازشی دماغوں کے لیے محکوم اقوام بالخصوص مسلمان آپریشن تھیٹر میں ڈاکٹروں کے سامنے دھری لاش کی طرح ہے کہ جہاں سے چاہئیں چیر پھاڑ کر دیں۔(حقہ بازاں کو لاہوری کلچر کے تناظر سے سمجھیں تو 'سہ پہر' جیسے کسی تکیہ میں بیٹھ کر حقہ باز شطرنج کے مہرے چلاتے ہیں مغربی استعمار گزشتہ دو صدیوں سے فارغ اوقات کے مشغلے کی طرح محکوم قوموں کی قسمت سے کھیل رہا ہے)۔

15۔ عالمی مغربی صہیونی ظالمانہ استعمار کے لیے عالمی دماغ اور شاطر لوگ اپنے مراکز میں بیٹھے ہیں۔ ان عالمی شعبدہ بازوں میں سے کچھ محکوم قوموں کو اسلحہ اور ٹیکنالوجی فروخت کر کے مفادات حاصل کرتے ہیں اور کچھ ان قوموں کی زبوں حالی کا رونا روتے ہیں اور ان پر ترس کھا کر قرضوں کی جنگ میں دھکیل دیتے ہیں۔ آپس میں باطنی طور ایک ہیں مگر پبلک میں محکوم قوموں کی دلجوئی کے لیے لڑتے نظر آتے ہیں (حتیٰ کہ جنگوں میں بھی جنگ عظیم اوّل میں اگرچہ برطانیہ اور جرمنی دشمن تھے مگر ان کے سرپرست یہود دونوں طرف تھے۔ اللہ اس قوم کو غارت کریں آمین)

16۔ شاعری بالعموم اشاروں کنایوں میں ہی اچھی لگتی ہے اور اہل فن سے داد پاتی ہے لیکن علامہ اقبال حکومت الٰہی کے قیام کے لیے خلافت آدم کے تصور کو عام کرنا چاہتے ہیں اور عوام کے ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں لہٰذا فرماتے ہیں کہ میں اپنے کلام کو رمز و اعجاز کے پیراؤں سے نیچے لا کر دل کی بات صاف عرض کیے دیتا ہوں کہ مسلمان بالخصوص اس بات کو خوب سمجھ لیں (مغربی بالادست برطانوی قوم جس سے ہم نے آزادی لینی ہے وہ اور تمام دیگر یورپی اقوام جو مسلمانوں کے علاقوں پر غیر اخلاقی طور پر اور ناجائز قابض ہیں) یہ راز کی بات میں ڈنکے کی چوٹ پر کہے دیتا ہوں کہ مختصراً آج کے مسلمان محکوم ممالک سب مال و متاع ہیں اور مغربی یورپی اقوام سوداگر ہیں اور وہ ایک دوسرے کی مفادات کی خاطر بیچتے ہیں اور گروی رکھتے ہیں۔

17۔ اس مغربی تہذیب کا حاصل انسانیت کو یہ ملا ہے کہ اس غیر فطری اور ابلیسی تہذیب میں سیم وزر (سونے چاندی کے سکوں یعنی کرنسی یا اقتصادی وسائل) کی پرستش کی جا رہی ہے اور اس سے بحیثیت انسان ___ مغرب کے انسان کی آنکھ پتھرا گئی ہے اور بے نم ہے۔ انسانی ہمدردی کے جذبات سے خالی ہے اور اس انسان دشمن تہذیب کا اثر یہ ہے کہ انسانیت پھلنے پھولنے کی بجائے اس کے زیر سایہ سکڑ رہی ہے اور عورت اور مرد کو اپنی آزادی سیکولر طرز فکر اور انسان دشمن نظریات کی وجہ سے اپنے لیے نارو ابوجھ تصور کرنے لگی جو اسّی سال بعد آج بھی (2018ء میں) ایک حقیقت بن کر مغربی ممالک کے گلے کا ہار بن چکا ہے مغربی عورت لبرل سوچ کی وجہ اولاد کو عار سمجھنے لگی ہے۔

میں مذہبی جماعتوں سے دست بستہ عرض کروں گا کہ وہ مختلف ایشوز پر نکلنے کی بجائے سب مل کر اسلام کے نظام عدل اجتماعی کو قائم کرنے کے لیے میدان میں نکلیں: ایوب بیگ مرزا

احتجاج کرنا آئینی حق ہے، لیکن وہ پرامن ہونا چاہیے۔ پبلک پراپرٹی کو نقصان پہنچانا، لوگوں کی گاڑیوں کو جلانا ایک منفی تاثر دیتا ہے: آصف حمید

توہین رسالت کیس کا فیصلہ اور احتجاج کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: کیا توہین رسالت پر سپریم کورٹ کا فیصلہ قانون کے مطابق ہے؟

ایوب بیگ مرزا: اس فیصلے پر تنظیم اسلامی کی طرف سے یہ بیان جاری کیا گیا کہ اس فیصلے نے عدل وانصاف کا جنازہ نکال دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس فیصلے پر یہ بہت صحیح تبصرہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کیس کو سماعت کے لیے سپریم کورٹ کا سننا ہی قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ حدیبیہ پیپر ملز کرپشن کیس یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ یہ ٹائم بارڈ ہے تو یہ کیس بھی تو ٹائم بارڈ تھا۔ خود فیصلے میں لکھا ہے کہ یہ گیارہ دن لیٹ اپیل فائل کی گئی۔ سوال یہ ہے کہ پھر یہ کیوں سنا گیا؟ پھر اس کیس کے فیصلے میں یہ کہا گیا کہ چونکہ ایف آئی آر پانچ دن لیٹ درج ہوئی لہٰذا تمام معاملہ مشکوک ہو گیا ہے۔ میں اس پر کہوں گا کہ خدا کا خوف کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس کیس میں دیر سے ایف آئی آر کا کٹنا انتظامیہ کی طرف سے تھا۔ اس ملک میں جرم توہین رسالت کی ایف آئی آر درج کرانے کا پروسیجر انتہائی complicated ہے۔ یہاں تھانے میں عام شہری تھانیدار کو بروقت نہیں مل سکتا بلکہ پہلے ایس پی انکوائری کرے گا۔ پھر ایف آئی آر درج ہوگی۔ تو پھر اس سارے معاملے میں قصور انتظامیہ کا ہوا۔ پھر عدالت کی طرف سے یہ کہا گیا کہ گواہان کے بیانات میں فرق ہے۔ ایک گواہ منحرف ہو گیا ہے اور باقی تین گواہوں کے بیانات میں بہت اختلاف ہے اور گواہوں کا یہ اختلاف کیس کو کمزور ثابت کر رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ گواہیاں تو ٹرائل کورٹ میں ہوتی ہیں اور ٹرائل کورٹ نے یہ گواہیاں سن کر یہ فیصلہ کیا کہ سزائے موت دی جائے۔ اس کے بعد ہائی کورٹ نے بھی اس فیصلے کو برقرار رکھا۔ تو پھر آپ کے پاس کون سا قانونی نکتہ بنتا ہے کہ آپ اس کو رد کر دیں؟

آصف حمید: پہلی بات یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہوگا کہ 31 اکتوبر کو غازی علم دین شہید کا شہادت کا دن ہے اور اسی دن سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ پھر اس وقت ہمارا ملک بحرانی کیفیات سے دوچار ہے۔ کوئی عام آدمی بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ اس طرح کے فیصلے سے ملک میں ایک انارکی پھیلے گی۔ پھر بھی اس وقت اس کیس کا فیصلہ کرنا کتنا ضروری تھا؟

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: کیا آسیہ ملعونہ کی رہائی بین الاقوامی دباؤ کا نتیجہ ہے؟

آصف حمید: نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے کہ

((کاد الفقر ان یکون کفرا))

فقر آپ کو کفر تک لے جاتا ہے۔ سب کو پتا تھا کہ اس وقت ملک معاشی لحاظ سے انتہائی کمزور ہو چکا ہے۔ یعنی فقر کی حد تک پہنچ چکا ہے۔ اصل میں وہ خاتون مجرم ثابت ہو چکی تھی لیکن مغرب کے تمام ادارے (این جی اوز اور ہیومن رائٹس) بہت پہلے سے اس کوشش میں تھے کہ پاکستان میں توہین رسالت کے قانون 295c میں تبدیلی کی جائے۔ اسی طرح ان کی یہ بھی کوشش تھی کہ قادیانیوں کی discrimination ختم ہو۔ یہ مغرب کا باقاعدہ ایجنڈا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کا یہ ایجنڈا کیوں ہے؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"یہ چاہتے ہیں کہ اللہ (کے چراغ) کی روشنی کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافر ناخوش ہی ہوں۔"

(الصف: 8)

اللہ کا نور ہدایت ہے اور وہ قرآن مجید ہے اور قرآن مجید کی عملی تفسیر سیرت النبی ﷺ ہے۔ ہم ان کو علیحدہ علیحدہ کر ہی نہیں سکتے۔ اب منہ کی پھونکوں سے مراد یہ ہے کہ مغرب اللہ کے رسول کی گستاخی کرے اور کوئی اعتراض نہ کرے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے مسلمانوں کے دل سے نبی ﷺ کی محبت نکال دی جائے تاکہ ان کا رشتہ اپنے نبی سے کمزور ہو جائے۔ پاکستان اس وقت معاشی بحران سے گزر رہا ہے۔ سب کو معلوم تھا کہ جی ایس پی پلس کا معاملہ اس کیس کے ساتھ جوڑ دیا گیا تھا۔ اسی لیے تو نواز شریف کے دور میں ممتاز قادری کو پھانسی دی گئی۔ کیونکہ عالمی دجال کے کارندے ان پر دباؤ ڈالتے ہیں تو یہ اس طرح کے اقدام کرتے ہیں۔ آپ یہ سمجھیں کہ اس وقت پاکستان کی روزی اور روٹی مغرب کے ہاتھ میں ہے اور اس کے بل پر وہ ہماری عوام کی قیمتی چیز ناموس رسالت کو چھیننا چاہتے ہیں۔ ہماری مقتدر طاقتوں کا خیال ہے کہ اگر انہوں نے پیسے نہیں دیے تو اس ملک کا کیا بنے گا۔

ایوب بیگ مرزا: یہ بات بالکل درست ہے کہ یہ فیصلہ بیرونی دباؤ کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ 22 جنوری 2018ء کو یورپین یونین کا ترجمان جان فیجل پاکستان آیا تھا۔ اس نے وزیراعظم پاکستان شاہد خاقان عباسی سے ملاقات کی تھی اور دوٹوک الفاظ میں کہا تھا کہ میری آمد کا صرف ایک مقصد ہے کہ اگر آپ جی ایس پی پلس کا رینیول چاہتے ہیں تو اس کے سوا آپ کے پاس کوئی چارہ نہیں ہے کہ آپ آسیہ بی بی کو رہا کریں۔ ہمیں جواب میں یہ کہنا چاہیے تھا کہ یہ ہماری عدالت کا معاملہ ہے جو ہمارا قانون فیصلہ کرے گا وہی ہوگا۔ لیکن اس ایشو پر سابقہ اور موجودہ حکمرانوں نے بالکل ایک جیسا رویہ اختیار کیا ہے۔

سوال: کیا سپریم کورٹ کے فیصلے میں دیے گئے دلائل تسلی بخش ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: ہمیں اس حقیقت کو تسلیم

کرنا چاہیے کہ ہمارا پڑھا لکھا طبقہ اس فیصلے پر کوئی زیادہ اعتراض نہیں کر رہا۔ زیادہ اعتراض عام شہری یا پھر مذہبی کارکن کر رہے ہیں۔ ہمارے پڑھے لکھے طبقے کا ذہن یہ ہے کہ جب ہم نے کسی عدالت کو سپریم عدالت تسلیم کیا ہے تو ہمیں اس کے فیصلے کو تسلیم کرنا چاہیے۔ ورنہ ہر آدمی کو اپنا فیصلہ کرنے کا حق مل جائے گا۔ لیکن ہماری رائے میں یہ فیصلہ کسی ایک شخص، کسی ایک ادارے کا نہیں ہے بلکہ تمام اداروں نے مل جل کر یہ فیصلہ کروایا ہے۔

سوال: کیا آسیہ کیس میں گواہوں کے بیانات میں تضاد اور FIR کا لیٹ اندراج کیس میں شکوک وشبہات پیدا نہیں کر رہا؟

آصف حمید: جب کسی چیز کے بارے میں آپ یہ طے کر لیتے ہیں کہ اس کے بارے میں ہم نے اِس طرح کا فیصلہ دینا ہے تو آپ کو اس حوالے سے کچھ نہ کچھ بہانے مل جاتے ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ اس فیصلے کا یہ مطلب ہے کہ پہلی دو عدالتوں کے فیصلے بالکل غلط تھے۔ بالفرض اگر غلط تھے تو سپریم کورٹ یہ کیس واپس ریفر کر دیتا کہ دوبارہ وہاں پر سماعت ہو تو پھر بھی پروسیجر میں سمجھ میں آتا۔ اس میں کوئی شک نہیں جو دلائل چیف جسٹس صاحب کی طرف سے آئے ہیں ان میں قرآنی آیات اور احادیث کا حوالہ بھی موجود ہے لیکن پاکستانی قوم کی بہت بڑی تعداد کا اس پر انشراح نہیں ہے۔ کیونکہ اس فیصلے پر برطانیہ کی پارلیمنٹ نے فوری طور پر جشن منایا جس کا واضح مطلب ہے کہ یہ فیصلہ ان کے کہنے پر کیا گیا ہے۔

سوال: کیا اس فیصلے سے مغرب کو دوسری ملالہ نہیں مل گئی؟

آصف حمید: مغرب کا ایجنڈا یہ ہے کہ جو شخص پاکستان کے خلاف بولتا ہو، پاکستان کی برائیاں بیان کرے، اسلام کے خلاف بولتا ہو وہ اسے اٹھا کر لے جاتے ہیں اور ہیرو بنا دیتے ہیں۔ کیونکہ کفر اسلام کے خلاف متحد ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لکھ دیا۔ ہمیں اس پر کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔ ان کا ہر عمل یہ ثابت کرتا ہے کہ مسلمانوں کو دنیوی طور پر خراب کرو اور دینی طور پر اتنا خراب کر دو کہ وہ اللہ کے فضل سے محروم ہو جائیں۔ فحاشی اور عریانی عام کر دو۔ یہاں ایسے کام کروا دو کہ نبی اکرم ﷺ کا اگر کوئی فیض اور برکت ہے بھی تو وہ بھی ختم ہو جائے۔

ایوب بیگ مرزا: اب تک پاکستان کے دو افراد کو نوبل انعام ملا ہے۔ ایک اللہ کے رسول ﷺ کے دشمن گروہ سے تعلق رکھتا ہے یعنی ڈاکٹر عبدالسلام اور دوسری ملالہ جس کی فیملی شاید اسلام سے دشمنی رکھتی ہے۔ میں مانتا ہوں کہ ڈاکٹر عبدالسلام ایک قابل آدمی تھا۔ اپنی فیلڈ کا ایک ذہین آدمی تھا لیکن اس سے بڑھ کر ہمارے پاس ایسے لوگ موجود رہے ہیں جنہوں نے بڑے بڑے کام کیے ہیں لیکن انہیں نوبل انعام نہیں ملا بلکہ ایک قادیانی کو دیا گیا۔ اسی طرح ملالہ کو یہاں سے لے جایا گیا اور اس کے ذریعے اسلام کو بدنام کروایا گیا۔ اگر دیکھا جائے تو اسلام سے زیادہ نبی اکرم ﷺ کی ذات مغرب کا ٹارگٹ ہے۔ کیونکہ انہیں ہم سے زیادہ معلوم ہے کہ مسلمانوں کی اصل قوت نبی ﷺ کی محبت ہے۔ وہ جانتے ہیں جب تک اس رشتے کو نہیں کاٹا جائے گا یہ امت کمزور نہیں پڑے گی۔ یہ حقیقت ہے کہ اگرچہ ہمارا عملی تعلق نبی اکرم ﷺ سے مضبوط نہیں ہے لیکن ہمارا جذباتی تعلق بہت زیادہ ہے۔ مغرب ہمارے اندر سے روحِ محمدؐ نکالنے کی کوشش کر رہا ہے۔

> ہماری طاقت دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک رسول اللہ ﷺ کی محبت اور ناموس اور دوسری ایٹمی قوت۔ اگر ہمارے حکمران ناموس رسالت پر سمجھوتہ کر سکتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وقت آنے پر ایٹمی قوت پر بھی سمجھوتہ کر لیں گے۔

سوال: کیا وزیر اعظم عمران خان کا بیان حق پر مبنی تھا؟

ایوب بیگ مرزا: وزیر اعظم عمران خان کا تقریر کرنے کا وقت بالکل مناسب نہیں تھا۔ کیونکہ اس وقت مظاہرین چیف جسٹس اور آرمی چیف کے خلاف نعرے لگا رہے تھے لیکن انہوں نے تقریر کر کے مظاہرین کو یہ پیغام دیا کہ مجھے بھی گالیاں دو۔ عمران خان کو اپنی تقریر میں یہ کہنا چاہیے تھا کہ یہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے اور کسی بھی حکومت کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی تعمیل کرے اور اس میں ہمارا تعلق اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ لیکن ہم اپنی طرف سے نظر ثانی کی اپیل دائر کر دیں گے جو ہمارا فرض ہے۔ یہی ہم کر سکتے ہیں۔

آصف حمید: عمران خان نے اپنی تقریر میں کہا کہ احتجاج سے غریب آدمی کو نقصان ہوگا۔ حالانکہ اس کا ماضی اس طرح کے اقدامات سے بھرا پڑا ہے۔ دو مہینے تک اس نے دھرنا دیے رکھا اور ہر دوسرے دن پورا ملک جام کر دوں گا جیسی دھمکیاں وہ دیتا رہا اور آج اسی بات کو اپنے حق میں دلیل بنانے کی کوشش بے معنی تھی۔ پھر اس کی تقریر ایک بے بس انسان کی تقریر لگ رہی تھی۔ اسے پتا تھا کہ یہ ہونا ہے اور اس میں میں کچھ نہیں کر سکتا۔ جس طرح نواز شریف نے ممتاز قادری کو پھانسی دی تھی اسی طرح عمران حکومت نے یہ فیصلہ کروا کر ایک خودکش اقدام کیا ہے۔ ہمارے پاس دو قیمتی چیزیں تھیں جو اصل میں ہماری قوت تھیں۔ ایک نبی پاک ﷺ کی محبت اور ناموس اور دوسری چیز نیوکلیئر ہتھیار۔ یہ دونوں چیزیں ہمارے دشمنوں کو کھٹکتی تھیں۔ ایک چیز پر اگر ہماری حکومت سودا کر رہی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ دوسری چیز پر بھی سودا کر سکتی ہے۔ ہماری مثال اس نشئی کی سی ہے۔ جس کو جب نشہ نہیں ملتا تو وہ گھر کی چیزیں بیچنا شروع کر دیتا ہے۔ ہمارے لیڈر تو دشمنوں کے آگے بچھے ہوئے ہیں البتہ قوم کو تیار کرنا پڑے گا۔

سوال: اس فیصلے کو ہمارے حکمران اور ادارے تو مان رہے ہیں لیکن عوام نہیں مان رہی ہے تو مشکلات پیدا ہو رہی ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: ہمیں اپنے لیڈروں کے اس طرزِ عمل کی کھل کر نفی کرنی چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کو برا کہتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ عوام بڑی اچھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی زمین پر بولا جانے والا ایک جھوٹ ہے۔ عوام کا بھی قصور ہے۔ مثال کے طور ایف بی آر دکانداروں پر ایسا ٹیکس لگا دیتا ہے جسے وہ ادا کر ہی نہیں سکتے تو عوام سڑکوں پر نکل آئیں گے اور اپنا کاروباری جہاد کریں گے۔ لیکن اسلام کے لیے وہ باہر نہیں آئیں گے۔ یعنی ہم بھی دین کو مقدس سمجھ کر چومتے زیادہ ہیں اور عملی اقدام کم کرتے ہیں۔ عوام عمل کے لحاظ سے بہت پیچھے ہیں۔ میں مذہبی جماعتوں سے دست بستہ عرض کروں گا کہ وہ مختلف ایشوز پر نکلنے کی بجائے سب مل کر اسلام کے نظام عدل اجتماعی کو قائم کرنے لیے میدان میں نکلیں۔ اس کے لیے تحریک چلائیں اور قربانیاں دیں۔ موجودہ حکومت ریاست مدینہ کا دعویٰ کرتی ہے۔ فرض کریں اگر وہ ریاست مدینہ کے ماڈل کے قریب ہی پہنچ جائیں تو کیا کوئی توہین رسالت یا منکرات کو عام کرنے کی جراءت کر سکے گا؟ ظاہر ہے تب اس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکے گا۔ اصل میں ہم نے جزئیات کو پکڑا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔

سوال: آسیہ کیس کا مستقبل کیا ہوگا؟

ایوب بیگ مرزا: نظر ثانی کی درخواست دائر کی جا چکی ہے لیکن ہمارے ہاں نظر ثانی کی اپیل زیادہ تر مسترد کی جاتی ہیں۔ کیونکہ آئینی طور پر یہ پابندی ہے کہ جس بینچ نے اصل فیصلہ دیا ہے یہ وہی سنے گا۔ لہٰذا بہت مشکل ہے کہ یہ فیصلہ بدلے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ عدلیہ کے اِس فیصلے نے

ہمیں دہرا پھنسا دیا ہے اگر عوامی ردعمل کے نتیجے میں فیصلہ بدل جاتا ہے تو پھر ہر تیسرے دن کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی مسئلے پر قانون میں ہاتھ میں لے گا اور آ کر ریل کی پٹڑی پر بیٹھ جائے گا اور ملک کا پہیہ جام کر دے گا۔ اگر فیصلہ نہیں بدلا جاتا تو پھر سو جوتے اور سو پیاز کے مصداق ہم نے نقصان بھی کر لیا اور کھڑے وہیں پر ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شر سے کوئی خیر برآمد کر دے۔

آصف حمید: میں سمجھتا ہوں کہ وہ خلوص کے ساتھ نظرثانی کریں اور تفصیل سے کریں۔ ہر ایک نے مرنا ہے اور قیامت کے دن ہم مسلمان اللہ کے رسول ﷺ کی شفاعت کے محتاج ہوں گے۔ کیونکہ قیامت کے دن ہر ایک نے اکیلے اکیلے پیش ہونا ہے۔

''اور سب قیامت کے دن اس کے سامنے اکیلے اکیلے حاضر ہوں گے۔'' (مریم:95)

میں کہتا ہوں کہ پورا کیس reopen کریں۔ اگر جرم ثابت ہوتا ہے تو سزا دیں اور اگر پھر بھی جرم ثابت نہیں ہوتا تو پھر رہا کر دیں کیونکہ کسی بے گناہ کو سزا نہیں ملنی چاہیے۔

ایوب بیگ مرزا: اس فیصلے میں قرآن وحدیث کے بہت سے حوالے دیے گئے ہیں لیکن بہت سے حوالوں کا اس کیس سے تعلق جڑتا ہی نہیں ہے۔ کیا اس بات میں کس کو شبہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غیر مسلموں سے اچھے سلوک کی تلقین نہیں کی؟ کب حضور ﷺ نے کہا ہے کہ ان سے نفرت کرو، یا ان سے برا سلوک کرو، یا ان سے انصاف نہ کرنا؟ ہم مانتے ہیں نبی اکرم ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپ ﷺ تو انسانوں کے سب سے بڑے خیر خواہ تھے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے کہتا ہے کہ کیا آپ ﷺ اپنے آپ کو ہلاک کر لیں گے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کافروں کے لیے کس قدر پریشان اور دردمندانہ دل رکھتے تھے۔

سوال: کیا جلاؤ گھیراؤ اور راستے بند کرنا احتجاج کا درست طریقہ ہے؟

ایوب بیگ مرزا: اس وقت عملی طور پر احتجاج تحریک لبیک والے کارکن کر رہے ہیں۔ باقی دینی جماعتیں تحریری اور قولی طور پر اس فیصلے کی مذمت کر رہی ہیں۔ لیکن مجھے تحریک لبیک والوں کے طریقہ احتجاج سے شدید اختلاف ہے۔ فیصلہ تو ججوں نے کیا، عمل حکومت کر رہی ہے اور کہتے ہیں کہ پیچھے فوج ہے تو عوام کا کیا قصور ہے کہ بچے سکول نہیں جاسکتے، لوگوں کو دوائیاں نہیں مل رہیں، ایمبولینسز کو راستہ نہیں مل رہا۔ اسلام تو انسانوں کے لیے رحمت ہے۔ آپ نے اسے زحمت بنا دیا ہے۔ ہم تشدد کے قائل نہیں ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ تبلیغی جماعت کا اجتماع تھا اور ان کا مظاہرین سے تصادم ہوا اور ایک دو ہلاکتیں بھی ہوئی ہیں۔ اس سے کیا تاثر جائے گا؟ پہلا تاثر تو یہ ہے کہ جو لوگ فیصلے کے خلاف ہیں ان کا آپس میں بھی اتفاق نہیں ہے۔ دوسرا تاثر یہ جائے گا کہ یہ قوم تشدد پر بہت یقین رکھتی ہے۔ تیسرا تاثر یہ جائے گا کہ یہ قوم کسی دوسرے کے عمل کی وجہ سے اپنا نقصان کر لیتی ہے۔ ہم اس وقت خود قرضوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ایسے احتجاج سے مزید اربوں روپے کا نقصان کر چکے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اور ٹیکس لگیں گے، اور مہنگائی زیادہ ہوگی۔ تو ایسا احتجاج عوام کے لیے زحمت بن رہا ہے۔ لہٰذا آپ سے دست بستہ عرض ہے کہ آپ اس طریقے کو بدلیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری ہر حکومت کی یہ کمزوری رہی ہے کہ جب تک اس طرح کا احتجاج نہ ہو وہ بات ہی نہیں سنتی۔ حکومت کو عوام کی جائز بات سننی چاہیے لیکن اس کا کوئی متبادل نہیں ہے۔

آصف حمید: احتجاج کرنا آئینی حق ہے، لیکن وہ پرامن ہونا چاہیے۔ پُرامن احتجاج کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ حکومت اس پر توجہ دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اپنا ابلاغ کر رہے ہیں۔ آپ عوام الناس کو آگاہی دے کر اپنے ساتھ ملا رہے ہیں۔ یعنی آپ شرافت سے بیٹھے ہوئے اور احتجاج ریکارڈ کروا رہے ہیں لوگ کہیں گے کہ یہ لوگ اتنے دنوں سے بیٹھے ہوئے ہیں یہ ایک صحیح بات کر رہے ہیں۔ لیکن پبلک پراپرٹی کو توڑنا، لوگوں کی موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں کو جلانا یہ ایک منفی تاثر ہے۔ خادم حسین رضوی تو وہاں بیٹھ کر احتجاج کر رہے ہیں لیکن اردگرد جو جلاؤ گھیراؤ کا معاملہ ہو رہا ہے اس کو وہ ختم کروائیں اور اپنے لوگوں کو روکیں۔ پھر راستوں کو بند کر رہے ہیں جس کی وجہ سے لوگ راستوں میں پھنس رہے ہیں۔ اب ایسی صورت حال میں لوگوں کے اندر اسلام کے لیے محبت زیادہ ہوگی یا کم ہوگی؟ وہ کہیں گے کہ ایسا اسلام ہمیں نہیں چاہیے۔ یہ کامن سینس کی بات ہے۔ جیسے ایک محاورہ ہے کہ چھری خربوزے پر گرے یا خربوزہ چھری پر گرے کٹنا خربوزہ ہی ہے۔ یعنی یہ جو بھی کر رہے ہیں اس میں نقصان پاکستان کا ہو رہا ہے۔ اگر آسیہ بی بی کا فیصلہ انہوں نے کیا ہے تو وہ بھی پاکستان کے لیے نقصان کا باعث ہے۔ اس کے ردعمل میں جو فسادات پیدا ہو رہے ہیں وہ بھی پاکستان کے لیے نقصان کا باعث ہیں۔ اگر آپ اپنے عمل سے لوگوں کو تکلیف پہنچا رہے ہیں تو پھر آپ عوام الناس کا دل کیسے جیتیں گے۔ آپ پورے پاکستان کے اندر دھرنا دے کر بیٹھ جائیں اور اپنا پیغام لوگوں تک پہنچائیں لیکن کسی کو تکلیف نہ دیں۔ کیونکہ آپ اللہ کے رسول ﷺ کے نام پر کھڑے ہوئے ہیں جو رحمۃ للعالمین ہیں۔ یہاں کوئی مسلمانوں اور کفار کی جنگ نہیں ہو رہی، دوسری طرف بھی مسلمان ہیں۔ چیف جسٹس صاحب نے کہا میں زیادہ بڑا عاشق رسول ﷺ ہوں۔ ہماری دعا ہے کہ وہ ہوں۔ ان سے بڑے عاشقِ رسولؐ ہوں۔ ہمارا ملک ویسے ہی معاشی لحاظ سے بہت نیچے جا رہا ہے اور باہر کی طاقتیں ہمیں نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں۔ ان تمام چیزوں کو سامنے رکھیں اور پھر احتجاج کریں۔ احتجاج کرنے والوں کا موقف درست ہے لیکن احتجاج کا طریقہ کار غلط ہے۔

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

اصلاحِ معاشرہ کا قرآنی تصوّر
مع
اصلاحِ معاشرہ کا انقلابی پہلو
از ڈاکٹر اسرار احمدؒ
☆ خوبصورت ٹائٹل ☆ معیاری کمپوزنگ ☆ عمدہ طباعت
☆ صفحات:160 ☆ قیمت:160روپے
ان شاء اللہ العزیز، تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع پر دستیاب ہوگی!
مکتبہ خدام القرآن لاہور
قرآن اکیڈمی، 36 کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: (042)35869501-3
ای میل: maktaba@tanzeem.org

عقل تمام بولہب

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

ابولہب، اولین شاتم رسول ﷺ کا بیٹا عتیبہ، شام کے سفر پر جانے سے پہلے آیا۔ سورۃ النجم کی آیات کا انکار کرتے ہوئے آپ ﷺ کی طرف منہ کر کے تھوکا۔ نبی ﷺ نے بددعا دی: ''اے اللہ! اپنے کتوں میں سے کوئی کتا اس پر مسلط کردے۔'' شام کے سفر میں پڑاؤ ڈالا۔ ابولہب بددعا سے خوفزدہ تھا۔ بیٹے کو اونٹوں کے پہرے میں محفوظ کر کے سلایا۔ رات کو شیر آیا، سب کے منہ سونگھتا ہوا عتیبہ تک پہنچا۔ سر پکڑ کر ذبح کرڈالا۔ چیر پھاڑ دیا۔ گستاخ رسول ﷺ پر پہلی سزائیں اللہ نے خود نافذ فرمائیں، پہلے بیٹے اور بعدازاں خود ابولہب پر عبرتناک موت کی صورت۔ یہاں تک مدینہ کی ریاست قیام ہونے پر شاتم رسول کی سزا قانوناً نافذ ہوئی۔ کعب بن اشرف، ابورافع جیسے یہودی سرداروں اور دیگر ملعونین پر لاگو کی گئی۔ امام مالکؒ کے قول کے مطابق: اس امت کے باقی رہنے کا کیا جواز ہے جس کے نبی کو سب وشتم کا نشانہ بناڈالا جائے؟ سو شان رسالت ﷺ امت، ملت، مملکت کی بقا کا سوال ہے۔ یہود کے رگ وپے میں خوف کی لہر دوڑ گئی اور نبی اکرم ﷺ سے کعب بن اشرف کے قتل پر شکوہ کیا۔ آپ ﷺ نے جو فرمایا وہی عین توہین رسالت کا قانون بھی ہے: ''اس نے ہمیں نقصان پہنچایا۔ شاعری میں ہماری ہجو کی۔ اب تم میں سے جو کوئی یہ کام کرے گا ہم اس سے تلوار سے نمٹیں گے۔ یہ کفر نہیں گستاخی کی وجہ سے قتل ہوا۔'' اس زمین پر سب سے بڑا جرم توہین رسالت ہے۔ جس پر مذاکرات، معافی، مفاہمت نہیں ہے۔ اسی لیے کفار و یہود کو ایک دستاویز پر دستخط کے لیے بلایا کہ وہ جان لیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف نہیں بولیں گے۔ یہ جرم ہے۔ جو زبان سے اذیت دے گا، اس کا خون محفوظ نہیں۔

ہولوکاسٹ (یہود کی نسل کشی) کی عصمت پر شک کرنا جرم ہے۔ یہود نے دنیا کو پڑھا دیا۔ جو آزادئ اظہار ہولوکاسٹ پر گھگھیا جاتی، دم سادھ لیتی ہے، رواداری برداشت، پرامن بقائے باہمی کے بھاشن نہیں دیتی، اسے شان رسالت بھی پڑھنی پڑے گی۔ عشق تمام مصطفیٰ، عقل تمام بولہب! تمام تر احتیاط برتتے ہوئے، پھونک پھونک کر قدم رکھتے آسیہ ملعونہ کا کیس لاہور ہائی کورٹ تک پہنچا۔ تمام تر گواہیوں اور آسیہ کے بیانات/اقرار کی روشنی اور شفاف مقدمے میں اسے سزائے موت سنائی گئی۔ اور پھر یکایک قانون وانصاف پر سکتہ طاری ہوگیا۔ C-295 کا گلا گھونٹتے ہوئے آسیہ بری ہوگئی۔ ممتاز قادری پر تو دن رات ایک کر کے پھانسی کی سزا صادر ہوگئی۔ آسیہ پر پورے دس سال لگادیئے، اور پھر جو رہائی دی تو پورا مغرب کھکھلا اٹھا۔ داد و تحسین کے ڈونگرے برسنے لگے۔ براؤن صاب میڈیا (پرنٹ، سوشل) نے خوشیاں منائیں۔ شاباش دی! لیکن سارے چینلز کو سانپ سونگھ گیا۔ گڑھے میں گری گائے پر بریکنگ نیوز لگانے والے، اس کا ریسکیو آپریشن براہ راست نشر کرنے والوں نے گڑ سے نہلا دھلا کر نکالی جانے والی آسیہ بی بی، اور اس پر قوم کا ردعمل کیوں نہ دکھایا؟ فیصلہ جاری ہونے سے پہلے ہی سرکاری طور پر میڈیا کی زبان بندی کردی گئی۔ اگر یہ فیصلہ شفاف اور برحق تھا تو ڈر کیسا؟ ذی شعور قوم نے اتنا شدید ردعمل کیوں دیا؟ پورا ملک معطل ہوگیا۔ قومی شاہراہیں، مارکیٹیں بند، سکول کالج بند، امتحانات منسوخ، ٹرانسپورٹ بند، سگنل بند، دفعہ 144 لاگو۔ ملک بھر سراپا احتجاج۔

اگر آپ فیصلے پر اتنے پُر اعتماد ہیں تو آپ نے میڈیا کا منہ کیوں باندھے رکھا؟ اگر یہ فیصلہ مبنی برانصاف تھا تو قوم بیک زبان اتنی سیخ پا اور برہم کیوں؟ وزیراعظم کہتے ہیں: ریاست سے جنگ نہ کریں، نہ ٹکرائیں۔ آپ ریاست مدینہ کے نام لیوا، اللہ و رسول ﷺ سے کتنی جنگوں کے متحمل ہوسکتے ہیں؟ سودی نظام والی جنگ تو جاری ہی تھی۔ (البقرۃ: 278، 279) اب روئے زمین پر افضل الخلائق، سیدالانبیاء، خاتم النبیین، امام الانبیاء ﷺ کی ناموس ایک چھوکری کے ہاتھ بیچ دی؟ زبان کپکپاتی، وجود لرزتا اور جگر پاش پاش ہوتا ہے ہر صاحب ایمان کا۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا تھا (ارتداد کی لہر پر) ایبدل الدین وانا حی؟ کیا میرے جیتے جی دین بدل دیا جائے گا؟ آج بحمداللہ ہر ذی شعور (سوائے جہلاء کے) اسی تپش کو اپنے اندر محسوس کرتے ہوئے اٹھ گیا ہے۔ بلااستثناء تمام دینی جماعتیں یک زبان ہیں، یہ سیاسی ایشو نہیں ہے۔ اسی لیے سیاستدان تو اب بھی سیاست ہی کررہے ہیں۔ حکومت، اپوزیشن ایک عرصے بعد یک جا مفاہمتی انداز میں ہنستے مسکراتے دیکھے جاسکتے ہیں۔ آسیہ بی بی پر اتفاق رائے کی تصویر دیکھ لیجیے۔ کمزور ترین ایمان کا مسلمان بھی اہانت رسول قبول نہیں کرسکتا۔ ادھر حکومتی اہتمام ملاحظہ ہوں۔ آسیہ کا خاندان پہلے ہی برطانیہ سے معزز مہمان بن کر، ملعونہ آسیہ کو لے جانے پاکستان آیا ہے، مکمل حفاظتی پروٹوکول کے ساتھ ان کا استقبال کیا گیا۔ اب وہ مغربی آقاؤں کو پکار رہا ہے پناہ کے لیے۔

اقلیتوں سے حسن سلوک پر نوبل پرائز سے بھی بڑا انعام ان حکومتوں کا حق ہے۔ شان رسالت ﷺ ہی قربان نہ کی، ایک بھاری بھرکم گورنر نے اپنی جان اس دیہاتی عورت پر نچھاور کردی۔ ایک عاشق رسول ﷺ کو اس کی خاطر تختہ دار پر چڑھا دیا۔ عوام میں جس کی مقبولیت کا یہ عالم کہ تمام تر رکاوٹوں، میڈیائی بلیک آؤٹ کے باوجود حدنظر تک انسانوں کا سیلاب تھا! عاشقان عاشق رسول ﷺ نے شہید ناموس رسالت کا جنازہ پڑھا۔ کیا عدالتوں میں شک کے سارے فائدے، دین اسلام کے امن و درگزر کے سارے حوالے گستاخان رسالت ہی کے لیے ہیں؟ اس چھوکری کے مقابل وہ ہماری ایک بیٹی عافیہ جرم بے گناہی کے 86 سال کاٹنے کو پھینک رکھی ہے؟ جس کے 20 لاکھ ڈالر امن پسند ہضم کرگئے! اس فیصلے نے قوم کو بڑا واشگاف پیغام دیا ہے: C-295 عملاً فریز کیا جاچکا۔ آئندہ فیصلہ خود ہی چکا دینا۔ ہمارے پاس لاؤ گے تو ہم اس گھناؤنے جرم کو شاباش کی تھپکی دینے پر مجبور ہیں۔ یوں بھی حکومتی مجبوری سمجھنی چاہیے۔ ریمنڈ ڈیوس کیس میں حکمرانوں کی شرمناک فدویت یاد کرلو۔ بلااستثناء تمام حکمران کرسی پر بیٹھنے سے پہلے ایمان، جرأت، غیرت، نظریہ، قومی ملی حمیت سے ہاتھ دھو لیتے ہیں تو بیٹھ پاتے ہیں۔ اسی لیے آسیہ کیس میں تمام کرسی طلب ایک پیج پر ہیں!

توہین رسالت ﷺ کا ہر مجرم، اسلام دشمنی کا ہر سورما مغرب میں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ بلاگرز تا ملالہ، پاکستان نے انہیں معزز مہمان بنا کر مکمل تحفظ دیا، مغرب نے آؤ بھگت کی۔ گستاخی کے عالمی ایجنڈے پر ہمارا ہر لیڈر حصہ دار بنا۔

یہ تیرے عشق کے دعوے، یہ جذبۂ بیمار
یہ اپنی گرمئ گفتار، پستئ کردار!

یوں بھی یہ سانحہ 31 اکتوبر کو پیش آیا ہے۔ مغربی دنیا میں یہ ہیلووین (جنات، بلاؤں، بھوتوں) کا دن ہے، شیطان پرستوں کا دن ہے۔ شیطانی چرچ کے بانی کے مطابق، اپنی سالگرہ کے بعد یہ شیطانی مذہبی رسومات کا اہم ترین دن ہے۔ اسے ان کے ہاں شیطان کی سالگرہ کا دن بھی گردانا جاتا ہے۔ پاکستان میں چند سالوں سے ہم نے مغربی تہذیبی لنڈا بازار سے جو تہوار خرید کر سجائے ہیں، یہ ان میں سے ایک ہے۔ جس پر نوجوان، عیش کوش طبقے کے چھوٹے بڑے، شیطانی خوفناک حلیے بناتے، آگ جلاتے، خوفناک فلمیں دیکھتے ہیں۔ گورے تو ایک آدھ دن ہی منا کر فارغ ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں ہیلووین ہفتہ بھر جاری رکھنے کے پروگرام سوشل میڈیا پر (26 اکتوبر تا 3 نومبر) موجود ہیں۔ خوف بھری تفریح کیجیے۔ مہنگے ریسٹورانٹوں، ہوٹلوں، پوش علاقوں، نجی سکولوں، یونیورسٹیوں میں۔ سو حکومتی عدالتی سطح پر یہ شیطانیت آسیہ کی رہائی کی صورت سامنے آ گئی۔ سوئے اتفاق سے ہماری خوش باش نوجوان نسل کو ان تماشوں میں لگا کر دینی حمیت شل کرنے کے سارے اہتمام فراہم ہیں۔ مغرب میں اس کا مآل دیکھیے۔ وسطی فلوریڈا میں، گیارہ بارہ سالہ دو لڑکیاں، جو شیطان پرست تھیں، سکول چاقو لے کر آئیں۔ (پکڑی گئیں بروقت) خوفناک فلم دیکھ کر منصوبہ بنایا تھا، چھوٹے طلبہ کو پکڑ کر ان کا خون پینے اور گوشت کھانے کا، بعدازاں خود کو بھی چاقو سے قتل کرنا تھا۔ ہمارے ہاں ابھی ایمان سے فراغت پانے کے مراحل جاری ہیں۔

ایسے میں مولانا سمیع الحق کی شہادت زخموں پر مزید نمک چھڑکنے کا سامان ہوئی۔ بوڑھا شیر کو بستر پر تنہا پا کر گھیر لیا۔ تحقیقات اگر ہوئیں تو حقائق کھلیں گے۔ بادی النظر میں تو قندھار میں جنرل عبدالرزاق اور امریکیوں کو لگنے والے زخم کا بدلہ ہے۔ بدلے میں حقانی نہ سہی حقانیوں کا باپ سہی! کفر کا عجب معاملہ ہے۔ جس مومن سے دشمنی کرتا ہے اسے جنت پہنچا کر دم لیتا ہے۔ سو یہ بہادر خون لاکھ موجب غم سہی مگر بہت مبارک ہے۔

یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی! کفر دوستی اور اس سے محبت کی پینگیں بڑھانے والے انبوہ در انبوہ مسلمانوں کے بیچ حق پرستی کے جھنڈے گاڑنے والے! اللہ اکبر! یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا!

❀❀❀

دعوت رجوع الی القرآن کا نقیب
علوم و حِکَمِ قرآنی کا ترجمان

سہ ماہی **حکمتِ قرآن** (لاہور)

تازہ شمارہ
اکتوبر تا دسمبر 2018ء

بیاد: ڈاکٹر محمد رفیع الدین ــــ ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اِس شمارے میں

"خلافتِ جمہور": پاپولزم کی جانب شفٹ ــــ ڈاکٹر ابصار احمد
قرآنی ادب وثقافت کا ایک پہلو ــــ پروفیسر حافظ احمد یارؒ
درود وسلام کے فضائل ــــ پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
مِلاکُ التأویل (۱۵) ــــ ابوجعفر احمد بن ابراہیم الغرناطی
سیکولرازم، انتہا پسند لادینیت اور اعتدال کا راستہ ــــ محمد ندیم اعوان
اسلامی ضابطۂ میراث واستحقاقِ میراث (۲) ــــ پروفیسر حافظ قاسم رضوان

افاداتِ حافظ احمد یارؒ "ترجمہ قرآن مجید مع صرفی ونحوی تشریح" اور محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا دورۂ ترجمہ قرآن بزبانِ انگریزی Message of The Quran تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے

☆ صفحات: 96 ☆ قیمت فی شمارہ: 60 روپے ☆ سالانہ زرتعاون: 240 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور
K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 3-042-35869501

- www.tanzeemdigitallibrary.com بانی تنظیم وصدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے دروس، خطابات وتصنیفات کا جملہ تحریری مواد یونی کوڈ کے سرچ ایبل فارمیٹ (Unicode searchable format) میں دستیاب ہے۔
- www.giveupriba.com انسدادِ سود کی کوششوں کے ضمن میں جملہ معلومات، تاریخی پس منظر، عدالتی فیصلے، قرآن وسنت کے حوالہ جات، معروف تفاسیر کے اقتباسات اور شرق وغرب کے نامور مفکرین کے اقوال وتحریرات اس ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔
- www.hafizahmedyar.com پروفیسر حافظ احمد یارؒ (سابق مدرس پنجاب یونیورسٹی وقرآن اکیڈمی لاہور) کا علمی خزانہ، قرآن مجید کی صرفی ونحوی ترکیب، بلاغتِ قرآن وآڈیو تفسیرِ قرآن اس ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

تنظیم اسلامی کی ”ریاست مدینہ مہم“

تنظیم اسلامی پاکستان وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی منکر کے خلاف مہم چلاتی ہے۔ تاکہ لوگوں میں منکرات کے حوالے سے شعور اور آگاہی پیدا کی جاسکے۔ ریاست مدینہ مہم بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جو 30 ستمبر تا 14 اکتوبر 2018ء تک جاری رہی۔ اس مہم کا بنیادی مقصد عوام اور حکمرانوں میں ریاست مدینہ کے حقیقی تصور کو اجاگر کرنا تھا۔ تنظیم اسلامی کے تمام حلقہ جات اور مقامی تنظیم نے اس مہم میں بھرپور حصہ لیا۔ ذیل میں مختلف حلقہ جات اور تنظیم کے پروگراموں کی تفصیل ہدیہ قارئین ہے۔

حلقہ لاہور غربی

”ریاست مدینہ“ مہم کی تفصیلات

سیمینار ایوانِ اقبال لاہور	1
ہینڈ بل: ایک ورقہ	15500
چار ورقہ: بروشر	15000
امیر محترم کا علماء کے نام خط	500
پول ہینگرز	460
رکشہ فلیکس (آٹو)	630
رکشہ فلیکس (چنگ چی)	200
بینر	120

حلقہ سرگودھا

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام درجہ ذیل پروگرام ہوئے۔

22000 ہینڈ بلز اور امیر محترم کے خط کی 1000 کاپیاں تقسیم کی گئیں۔

دو ریلیوں کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اہم دینی و سیاسی شخصیات سے 100 خصوصی ملاقاتیں کیں۔ امیر محترم کے خط کی کاپیاں وکلاء، اساتذہ، پروفیسر حضرات تک پہنچا گئیں۔

12 اکتوبر 2018ء کو مقامی تنظیم جوہر آباد کے زیر اہتمام بعد نماز مغرب جھومرلان میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا جس میں مہمان مقرر ڈاکٹر عبدالسمیع تھے۔ انہوں نے ریاست مدینہ کے نظام کی آگاہی کے حوالے سے خطاب کیا۔ پروگرام میں 200 احباب و رفقاء نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ مسجد جامع القرآن سرگودھا اور مسجد بیت المکرم میانوالی میں جمعہ کے خطبات میں ریاست مدینہ کے نظام کو ہی موضوع خطاب بنایا گیا۔ اس حوالے سے پول ہینگر، پینا فلیکس 230 کی تعداد میں پرنٹ کروائے گئے جن میں سے 90 پول ہینگرز، پینا فلیکس سرگودھا شہر، 35 کو میانوالی کی شاہراہوں کے پولز پر آویزاں کروایا گیا۔ 60 پینا فلیکس رکشوں کی بیک سائیڈ پر لگوائے گئے۔ 45 پینا فلیکس جوہر آباد کے پروگرام کے لیے تیار کروائے گئے جبکہ 7 بڑے بینرز تیار کروا کر شاہراہوں پر آویزاں کروائے گئے۔

حلقہ فیصل آباد

حلقہ فیصل آباد کے زیر اہتمام درجہ ذیل پروگرام ہوئے۔

☆ امیر محترم کے خطوط: 1200 ☆ بروشرز 44000

☆ ہینڈ بلز 12000 ☆ بڑے بینرز: 27 عدد

☆ رکشہ فلیکسز: 200

5 مختلف مقامات پر کیمپ لگائے گئے۔

قرآن اکیڈمی فیصل آباد میں سیمینار ہوا جس میں تقریباً 250 رفقاء و احباب شریک ہوئے۔ قرآن اکیڈمی ٹوبہ میں بھی سیمینار ہوا جس میں نائب امیر حلقہ محترم نعمان اصغر نے خصوصی بیان فرمایا۔ قرآن اکیڈمی جھنگ میں بھی سیمینار ہوا جس میں خصوصی خطاب محترم مختار حسین فاروقی نے کیا۔ اس کے علاوہ کئی خطابات جمعہ میں بھی رفقاء نے گفتگو کی۔ مختلف پرائیویٹ سکولوں کے اساتذہ، کالج کے طلبہ اور بازاروں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اخبارات کو بھی تشہیر کا ذریعہ بنایا۔ اس کے علاوہ امیر حلقہ اور مرکزی ٹیم نے دینی و سیاسی شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔

حلقہ جنوبی پنجاب

حلقہ پنجاب جنوبی کے زیر اہتمام درجہ ذیل پروگرام ہوئے۔

1۔	ہینڈ بل تقسیم	10000
2۔	تعداد مظاہرے اور ریلیاں	10
3۔	اہم دینی و سیاسی شخصیت سے ملاقاتیں	500
4۔	سیمینار یا عوامی پروگرام	1
5۔	پول ہینگرز، پلے کارڈز بینرز	800
6۔	تقسیم بروشرز	60000

حلقہ پنجاب شمالی

حلقہ پنجاب شمالی میں ہونے والی سرگرمیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ 1000 خطوط علماء کرام کے نام پرنٹ کروا کر تقسیم کیے گئے اور درخواست کی گئی کہ خطبات جمعہ میں اس موضوع پر تقاریر کی جائیں۔

2۔ 20000 ایک ورقہ ہینڈ بل تقسیم کیا گیا۔

3۔ 10000 سہ ورقہ ہینڈ بل تقسیم کیا گیا۔

4۔ 900 عدد پول ہینگرز لگائے گئے۔

5۔ 100 بینرز لگائے گئے۔

6۔ ہر مقامی تنظیم کی سطح پر مظاہروں اور کیمپس کا اہتمام بھی کیا گیا۔

7۔ آخر میں حلقہ اسلام آباد کے ساتھ مل کر اسلام آباد ہوٹل میں سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔

رفقاء نے بڑھ چڑھ کر اس مہم میں حصہ لیا۔

حلقہ اسلام آباد

حلقہ اسلام آباد کی مقامی تنظیم کے توسط سے کل 5 2 2 خطوط آئمہ کرام و اہم شخصیات تک پہنچائے گئے۔

☆ کُل گیارہ ہزار ہنڈ بلز تقسیم کیے گئے۔ ☆ کُل 115 بینرز آویزاں کئے گئے۔

☆ 305 پول ہنگرز آویزاں کیے گئے۔ ☆ 80 ٹی بورڈز مہم کا حصہ بنے۔

پروگرام میں 550 مرد حضرات اور 100 خواتین کا انتظام کیا گیا تھا۔ سیمینار میں شرکت کے لیے مقامی امراء کے توسط سے ایک ہزار دعوتی کارڈز اپنے حلقہ میں تقسیم کیے

گئے۔سوشل میڈیا کے ذریعے بھرپور مہم چلائی گئی۔

حلقہ پنجاب پوٹھوہار

حلقہ پنجاب پوٹھوہار کے تحت ریاست مدینہ مہم کے حوالے سے جو مواد تقسیم کیا گیا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ ہینڈ بلز:4000 ☆ اہم دینی وسیاسی شخصیات سے ملاقاتیں:06

☆ عوامی پروگرام تعداد:3 ☆ پول ہینگرز، بینرز:624

☆ تقسیم بروشرز:6000 ☆ علماء کے خطوط:100

حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن

: حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے تحت ریاست مدینہ مہم کے حوالے سے پروگراموں کی تفصیل بینرز:147، ہینگرز:116، فلیکس:335، ہینڈ بلز:4300، فولڈرز:8000، ملاقات:4، خطاب جمعہ:15، خصوصی پروگرام:8، بڑے سائن بورڈ:10، تقسیم کتب:100 خصوصی پروگراموں اور اجتماعات جمعہ میں حاضری کی کیفیت بہتر رہی۔

حلقہ آزاد کشمیر

حلقہ آزاد کشمیر میں 500 پول ہینگرز، 5000 ہینڈز بل اور 2000 بروشرز ریاست مدینہ مہم کا حصہ بنے۔200 پول ہینگرز باغ، دھیرکوٹ اور بلوچ میں آویزاں کیے گئے۔

شہر مظفرآباد میں تقریبا 200 پول ہینگرز آویزاں کیے گئے۔پول ہینگرز کی سرگرمیاں جاری تھیں تو پولیس ناظم حلقہ سمیت دیگر پانچ رفقاء کو تھانے لے گئی، رفقاء کے پاس جو پول ہینگرز تھے وہ بھی ضبط کر لیے گئے اور مزید کسی قسم کی سرگرمیاں کرنے سے منع کر دیا گیا۔انہوں نے بتایا کہ شہر میں دفعہ 144 نافذ العمل ہے لہٰذا آپ نہ تو بینرز لگا سکتے ہیں اور نہ ہی ہینڈز بلز اور بروشر تقسیم کر سکتے ہیں۔باغ اور دھیرکوٹ میں ہینڈ بلز تقسیم کیے گئے۔

حلقہ کراچی شمالی

حلقہ کی سطح پر درجہ ذیل پروگرام ہوئے۔

☆ حلقہ کے اجتماع امراء ومعاونین منعقدہ 6 ستمبر 2018ء میں بھرپور مشاورت ہوئی۔

☆ کراچی کی سطح پر روزنامہ ''امت'' میں سپلیمنٹ مورخہ 7 اکتوبر 2018ء بروز اتوار چھپوایا گیا۔امت کی کراچی میں سرکولیشن ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔

☆ مورخہ 30 ستمبر 2018ء بروز اتوار کراچی کے تینوں حلقہ جات نے مل کر کانفرنس کا انعقاد کیا۔جس کی صدارت امیر محترم نے فرمائی۔

مقامی تنظیم کی سطح پر درجہ ذیل پروگرام ہوئے۔

☆ تقریباً تمام مقامی تنظیم نے مہم کے آغاز سے قبل رفقاء کا اجتماع بلا کر شرکاء کو مہم کے اغراض ومقاصد سمجھائے اور اُن کو مہم میں بھرپور شرکت کی ترغیب دلائی۔

☆ بروز ہفتہ 13 اکتوبر 2018ء حلقہ کراچی شمالی کی تمام تنظیم نے اپنے اپنے علاقوں میں مظاہروں کا اہتمام کیا۔

☆ مقامی سطح کی دیگر سرگرمیاں درج ذیل ہیں:

کارنر میٹنگ	20
مظاہرے	32
کیمپ	2
حلقہ قرآنی میں خطابات	42
عمومی دعوتی پروگرام	2
آئمہ مساجد کے نام خط	149
آئمہ مساجد کی جانب سے موضوع پر خطاب	8
سہ ورقہ کی تقسیم	50,800
ایک ورقہ ہینڈ بل کی تقسیم	14.500
سپلیمنٹ کی تقسیم	8,000
کانفرنس کے ہینڈ بل کی تقسیم	18,000
پول ہینگر	1,000
فلیٹ بینر	300
رکشہ فلیکس	670
ٹی بینر	45
پیڈسٹیرین برک کے بینر	50
تشہیری وین	1

حلقہ حیدرآباد

حلقہ حیدرآباد کے زیر اہتمام کل 330 پول ہینگرز لگائے گئے اور کل 16 مظاہرے ہوئے۔علماء کرام اور دیگر نمایاں شخصیات کو امیر محترم کا خط پہنچایا گیا۔کل 23 ہزار ہینڈ بل اور 6 ہزار بروشر تقسیم کیے گئے۔

حیدرآباد شہر کے تحت 80 پول ہینگرز شہر کے مختلف مقامات پر لگائے گئے۔حیدرآباد شہر میں کل 4 مظاہرے کیے گئے۔رفقاء نے 10 حفاظ کرام اور علماء کرام کو خط پہنچایا دیئے۔حیدرآباد تنظیم کے تحت 12 مساجد میں بروشر و ہینڈ بل تقسیم کیے۔

لطیف آباد تنظیم کے تحت کل 4 مظاہرے کیے گئے۔110 پول ہینگرز مختلف مقامات پر لگائے گئے۔مختلف 35 حفاظ کرام اور علماء کرام کو خطوط بھیجے گئے۔لطیف آباد کی 14 مساجد میں بروشر و ہینڈ بل تقسیم کیے۔

قاسم آباد تنظیم کے تحت کل 4 مظاہرے کیے گئے۔90 پول ہینگرز قاسم آباد کے مختلف مقامات پر لگائے گئے۔22 مساجد و تعلیمی شعبہ جات میں بروشر و ہینڈ بل تقسیم کیے گئے۔تنظیم قاسم آباد کے زیر اہتمام 30 حفاظ کرام اور علماء کرام کو خطوط بھیجے گئے۔

ٹنڈو آدم/نوابشاہ تنظیم کے تحت کل 4 مظاہرے کیے گئے۔کل 40 علماء کرام کو خطوط بھیجے گئے۔30 مساجد میں بروشر و ہینڈ بل تقسیم کیے گئے۔30 پول ہینگرز ٹنڈو آدم اور نوابشاہ کے مختلف مقامات پر لگائے گئے۔

منفرد اسرہ ٹنڈو الہیار اُسرے کے تحت 4 مساجد میں ہینڈ بل و بروشر تقسیم کیے گئے۔4 حفاظ کرام اور علماء کرام و نمایاں شخصیات کو خطوط بھیجے گئے۔20 پول ہینگرز لگائے گئے۔

حلقہ سکھر

حلقہ سکھر میں ریاست مدینہ مہم بھرپور انداز میں چلائی گئی۔حلقہ سکھر میں سکھر شہر، صادق آباد، رحیم یار خان، شکارپور، جیکب آباد، کندھ کوٹ، گھوٹکی، میرپور، خیرپور، میہڑ اور لاڑکانہ شامل ہیں۔منعقدہ پروگرامز کی تفاصیل درجہ ذیل ہیں۔

☆ ہینڈ بلز اردو: 7000 ☆ ہینڈ بلز سندھی: 10000

☆ بروشرز اردو: 4000 ☆ پول ہینگرز: 80

☆ ٹی بورڈز: 60 ☆ پینا فلیکس بینرز: 60

حلقہ ملاکنڈ

حلقہ کی سطح پر درج ذیل مواد تقسیم کیا گیا۔

☆ ہینڈ بل: 5000 ☆ بروشر: 3000

☆ بینرز: 40 ☆ پول ہینگرز: 44

☆ علماء کے نام خط: 300

حلقہ خیبر پختونخوا (جنوبی)

ریاستِ مدینہ مہم کی سرگرمیوں کی تفصیلات

بینرز	112
پول بینرز	370
Pedesterian Bridge Banners	31
رکشہ فلیکس	330
ٹی بورڈز	91
پمفلٹ (ایک صفحہ)	24300
بروشر (سہ ورق)	33000
کارنر میٹنگز	31
کتابوں کے سیٹ	147
مکتبہ اسٹال	10
حلقہ قرآنی (اسرہ کی سطح پر)	9
عمومی حلقہ جاتِ قرآنی (مقامی تنظیم کی سطح پر)	3
علماء اور با اثر شخصیات سے ملاقاتیں	124
Door to Door Mulaqat	13
ریلی (مقامی تنظیم)	15
ریلی (حلقہ کی سطح پر)	1
عوامی پروگرام (حلقہ کی سطح پر)	2
تقسیم سپلیمنٹ	19000

حلقہ بلوچستان

حلقہ بلوچستان میں ریاست مدینہ مہم کا آغاز یکم اکتوبر 2018ء سے 14 اکتوبر 2018ء تک کیا گیا۔ اس دوران تقریباً 384 بینرز بنوائے گئے جو کہ رکشوں پر لگائے گئے اور کچھ بینرز ریلوے اسٹیشن پر جا کر مختلف ٹرینوں پر لگائے گئے۔ اس مہم میں تنظیم کے تقریباً 20 رفقاء نے شرکت کی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن — دعائے مغفرت

☆ حلقہ کراچی وسطی، گلستان جوہر 1 کے رفیق جناب جاوید عالم وفات پا گئے۔

☆ حلقہ سرگودھا شرقی تنظیم کے ملتزم رفیق میاں ظفر یٰسین وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0300-6009087

☆ ملتان کینٹ کے رفیق محمد اعظم کے ماموں وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0301-7463074

☆ تنظیم ملتان شمالی جناب عادل پرویز کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0314-7375329

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَاباً یَّسِیْرًا

NO CHEMICALS USE 100% NATURAL

Natural Herbal Roots

Best Herbal Combination

Apple Vinegar+Garlic+Lemon+Ginger+Honey

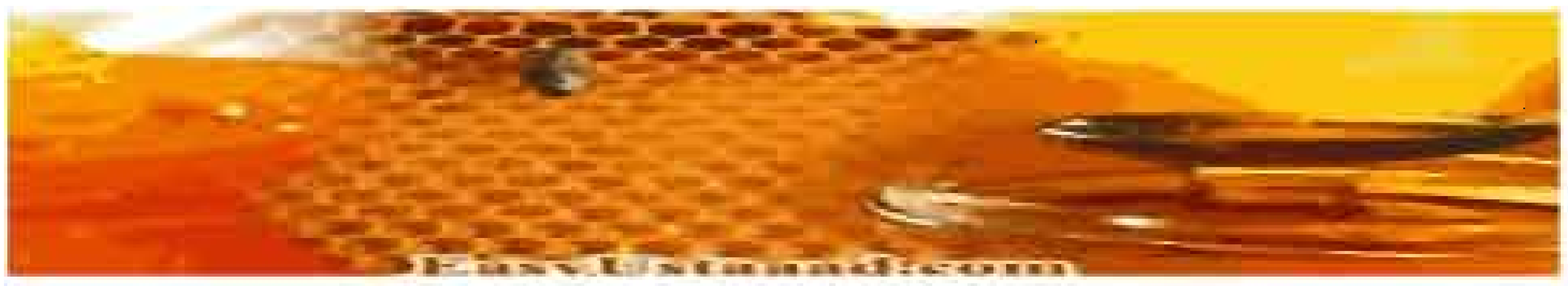

MAGIC EFFECTS

Suggested use in

1 Block Veins
2 High Cholesterol
3 Gestro Intestinal Tract
4 High Blood Pressure
5 General Body weaknesses

Minimum use one month for results

DOSAGE: 2 FOOD SPOON DAILY

Empty stomach

500 ML

Rs.1600

Contact# 0303-4443409
0321-8837731

Israeli PM Set to Attend Inauguration of Brazil's Bolsonaro,
Highlighting Likud Support for Ethno-Nationalist Politicians Abroad

Following the victory of Jair Bolsonaro in the recently held Brazilian election, events have suggested that the consequences of the far-right politician's rise to power will reach far beyond Latin America. Indeed, the Middle East is set to feel the effects of Bolsonaro's rise to power directly, as his administration will continue the trend of the normalization of the state of Israel — whose current government exhibits dramatic parallels with Bolsonaro, courtesy of their mutual promotion of ethno-nationalism and arguably ethno-fascism.

Over the course of his controversial campaign, Bolsonaro lavished praise upon Israel on numerous occasions, making it no secret that he is a great admirer of Israel's current ruling party, Likud, and Israel's current prime minister, Benjamin Netanyahu. In August, Bolsonaro announced that – if elected President – he would close the Palestinian Embassy in Brasilia, cut off relations with Palestine completely, and move the Brazilian Embassy from Tel Aviv to Jerusalem.

Following Bolsonaro's electoral victory, Netanyahu called Bolsonaro to congratulate the country's new president-elect and stated that:

> "I am confident that your election will lead to a great friendship between the two peoples and to the strengthening of ties between Brazil and Israel," while also extending an invitation for Bolsonaro to visit Israel.

A senior Israeli diplomat, quoted by Israeli newspaper Haaretz, stated that – with Bolsonaro in charge – "Brazil will now be colored in blue and white," referring to the colors of Israel's flag. Soon after, Brazilian media reported that Netanyahu would most likely attend Bolsonaro's inauguration on January 1, which would make Netanyahu the first Israeli prime minister to ever visit Latin America's largest country.

Bolsonaro's praise of Israel has long been an important part of his politics. For instance, in 2014, during Israel's Operation Protective Edge, which killed thousands of Palestinian civilians in Gaza, Bolsonaro sent a letter to Israel's Brazilian Embassy announcing his full support for the offensive despite the indiscriminate use of force against civilians. Dilma Rousseff, who was Brazil's president at the time, condemned the Israeli military's tactics and later called the offensive a "massacre," which prompted Bolsonaro to call Rousseff's criticism "brutish, inopportune, hypocritical and cowardly." Bolsonaro had further stated that "majority of Brazilians with culture, dignity and common sense are with the people of Israel and against terrorism."

Bolsonaro, with his calls to "cleanse" Brazil of "undesirable" minority ethnicities and other groups, is just the latest far-right, ethno-supremacist politician to receive a warm welcome from Netanyahu and the Zionist apartheid apparatus.

The plans for establishing "Greater Israel" are well under way!

<u>Source</u>: *Adapted from an article published by Centre for Research on Globalization*

اعلان

قارئین نوٹ فرمالیں کہ تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع میں مصروفیات کے باعث ندائے خلافت کے آئندہ شمارہ کا ناغہ ہوگا۔ (ادارہ)

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً﴾

تنظیمِ اسلامی کا سالانہ

کُل پاکستان اجتماع

16، 17، 18 نومبر 2018ء

(بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار)

بمقام **مرکزی اجتماع گاہ، بہاولپور**

منعقد ہو رہا ہے (ان شاء اللہ العزیز)

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِىْ لِلْمُتَحَابِيْنَ فِىَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِىَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِىَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِىَّ))

''اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری محبت لازم ہوگئی ان کے لیے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے اور مل بیٹھتے ہیں اور ایک دوسرے کی زیارت کو جاتے اور ایک دوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں''۔

(مستدرك حاكم، كتاب البر والصلة، موطا امام مالك كتاب الشَّعر، باب السّنة فى الشَّعر)

تمام رفقاء کو شرکت کی بھرپور دعوت ہے

تفصیلات کے لیے اپنے مقامی نظم سے رجوع کیجیے!

المعلن: ناظم اعلیٰ، تنظیم اسلامی فون: 79-35473375(042)

Vol: 27 Regd. No. C.P.L NO.114 No.44

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore